واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

الحمدللہ کہ محضر لاجواب واستفتائے انتخاب گلشن تحقیق وعقیدت را رنگ بہار
مسمی بہ

تنبیہ الاشرار المفترین علی الاخیار

حسب فرمائش

غلام شبر

بہ تصحیح و اہتمام

جناب مولوی ابوالحسن صاحب

در مطبع نامور پریس الہ آباد باہتمام حافظ عبداللہ سوداگر طبع شد

ابتدائیہ

مولانا اسید الحق قادری

رسالہ تنبیہ الاشرار اور خزائن برکاتیہ:

چودھویں صدی کی پہلی دہائی میں بدایوں اور بریلی میں بعض حضرات تفضیلی عقائد و خیالات کے حامل ہو گئے، جس سے ایک نئے فتنے کا دروازہ کھل گیا۔ حضرت تاج الفحول اور آپ کے تلامذہ نے اس موقع پر تحریر و تقریر کے ذریعے اس کا مقابلہ کیا۔ حضرات مارہرہ اور بالخصوص صاحبِ تذکرہ حضرت نور العارفین نے بھی اس سلسلے میں متعدد رسائل تحریر فرمائے۔ جن میں 'رسالہ سوال و جواب' (مطبوعہ میرٹھ ۱۳۰۰ھ) اور 'دلیل الیقین من کلمات عارفین' (مطبع نسیم سحر بدایوں ۱۲۹۸ھ) اہم ہیں۔

سوئے اتفاق بدایوں کے تفضیلی حضرات میں بعض ایسے لوگ تھے جو خانقاہ برکاتیہ سے نسبت بیعت رکھتے تھے، انہوں نے اپنے اس عقائد تفضیلیہ کو یہ کہہ کر عوام کی نظروں میں تقویت دینے کی کوشش کی کہ حضرات مشائخ مارہرہ بھی اسی عقیدۂ تفضیل کے حامل تھے، خود حضور نور العارفین بھی اسی عقیدے کے حامل ہیں، انہوں نے جو کچھ اپنے بعض رسائل میں عقیدہ تفضیل کا رد لکھا ہے وہ از راہ تقیہ لکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ ان کے رسائل میں جو عقیدہ بیان کیا گیا ہے وہ خود ان کے آبائے کرام کے عقیدے کے خلاف ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس سلسلے میں بعض حضرات کو حضور شمس مارہرہ سے منسوب کتاب 'آئین احمدی' کی ایک جلد مل گئی، اس کی کسی عبارت سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ حضور شمس مارہرہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

اِن حضرات کے اس خلاف واقعہ پروپگنڈے کو رد کرنے کے لیے قاضی غلام شبر قادری نے ایک سوال نامہ تیار کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ حضرت نور العارفین نے اپنے رسالوں العسل المصفی، 'دلیل الیقین' اور 'رسالہ سوال جواب' میں تفضیل شیخین کے سلسلے میں جو عقائد بیان فرمائے ہیں وہ درست ہیں یا نہیں؟ وہ عقائد ائمہ اہل سنت اور اکابر و مشائخ مارہرہ مقدسہ کے عقیدے کے مطابق ہیں یا نہیں؟ وغیرہ۔

یہ سوال نامہ خانوادۂ برکاتیہ کے سجادگان و صاحبزادگان اور خانقاہ برکاتیہ سے وابستہ علما و مفتیان

کرام اور مشائخ وصوفیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، ان تمام حضرات نے متفقہ طور پر اس بات کا اعلان کیا کہ حضرت نور العارفین کے رسائل میں بیان کردہ مسئلہ تفضیل شیخین ہی حق وصحیح ہے اور یہی عقیدہ اکابر مارہرہ کا رہا ہے۔

رسالہ 'تنبیہ الاشرار' اور 'خزائن برکاتیہ' دراصل اسی سوال نامے کے جوابات اور ان کی تصدیقات پر مشتمل ہیں۔ یہ دونوں رسائل قاضی غلام شبر قادری نے ترتیب دے کر شائع کروائے تھے۔ اول الذکر رسالے کا پورا نام 'تنبیہ الاشرار المفترین علی الاخیار' ہے، اس میں عموماً خلفا اور وابستگان کے جوابات شامل کیے گئے ہیں۔ یہ رسالہ ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۶ء میں نامور پریس الہ آباد سے شائع ہوا۔ دوسرے رسالے کا نام 'خزائن برکاتیہ' ہے جس سے سنہ ہجری ۱۳۰۶ھ برآمد ہوتا ہے۔ اس کا ایک نام 'سیف علویاں بر مذاق بہتانیاں' بھی ہے جس سے سنہ عیسوی ۱۸۸۹ء برآمد ہوتا ہے۔ اس میں صرف حضرات سجادگان خانقاہ برکاتیہ اور صاحبزادگان کے جوابات ہیں۔

یہ دونوں رسالے ایک تاریخی اہمیت رکھتے ہیں، ان سے حضرت نور العارفین اور دیگر اکابر مارہرہ شریف کے عقیدے کی وضاحت بھی ہوتی ہے، نیز یہ دونوں رسالے قاضی غلام شبر قادری کے ترتیب کردہ ہیں۔

کچھ ترتیب جدید کے بارے میں:

کتاب کی ترتیب جدید کے سلسلے میں مندرجہ ذیل امور قابل ذکر ہیں:

(۱) ترتیب جدید کے لیے ہم نے امیر الاقبال پریس بدایوں سے شائع شدہ حصہ اول اور پروفیسر ایوب قادری کے مرتب کردہ حصہ دوم کو اصل بنایا ہے۔ مخطوطے میں جو عبارتیں زائد ہیں ان کو ہم نے شامل کتاب کرلیا ہے۔ جہاں مخطوطے سے کسی عبارت کا اضافہ کیا گیا ہے وہاں اضافہ شدہ عبارت کے لیے ہم نے یہ بریکٹ {...} استعمال کیا ہے۔

(۲) بعض جگہ عبارت کے درمیان میں ہم نے کسی وضاحتی لفظ یا جملے کا اضافہ کیا ہے، لیکن ایسے اضافے کو ہم نے ایک مخصوص بریکٹ [...] میں رکھا ہے تاکہ مصنف اور مرتب کی عبارتوں میں امتیاز رہے۔

(۳) پرانے اسلوب کے مطابق مصنف کہیں کہیں ایک جملے کے درمیان میں دوسرا جملہ معترضہ لے آتے ہیں، پھر جملہ معترضہ ختم کرنے کے بعد پہلے جملے کے بقیہ الفاظ ذکر کرتے ہیں۔

اس سے عبارت کچھ گنجلک ہوگئی ہے، جس کے نتیجے میں آج کے ایک عام قاری کو عبارت سمجھنے میں دقت پیش آتی، اس لیے ایسے جملۂ معترضہ کو ہم نے ایک بریکٹ (...) میں کردیا ہے۔لہٰذا جہاں کہیں یہ بریکٹ ہے اس کا مطلب ہے کہ بین القوسین عبارت مصنف ہی کی ہے ہم نے صرف بریکٹ کا اضافہ کیا ہے۔

(۵) کتاب میں جہاں سنہ ہجری ذکر کئی گئی تھی وہاں بریکٹ میں سنہ عیسوی بھی درج کردی گئی ہے۔اس کے لیے ویب سائٹ www.islamicfinder.org سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مولانا اسید الحق قادری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

متوسلان خاندانِ برکاتی مارہروی دامت برکاتہا کو واضح ہو فقیر نے رسالہ العسل المصفیٰ عقائد حقہ اہل سنت میں عموماً اور رسالہ دلیل الیقین اور رسالہ سوال و جواب عقیدہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ عنہما میں (خصوصاً مطابق اُس ارشاد کے جو اپنے مرشد برحق سے خود عقیدہ حضور کا اور حضور کے مرشد برحق حضرت اچھے میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اور جملہ اسلاف کرام رحمۃ اللہ علیہم کا سنا اور تعلیم پایا تھا اور کتب اسلاف کرام خصوصاً صوفیہ عظام میں عقیدہ جمہور کا دیکھا تھا) تالیف کر کے اکثر مریدین خاندان کو تقسیم کیے۔ چوں کہ بعض ناواقف اہل بدایوں میں سے میرے عقائد کو مخالف میرے اسلاف کرام اور دیگر ائمہ تصوف وکلام کے بتلاتے ہیں، بلکہ بعض دشمن میرے تہمت تقیہ ونفاق کی مجھ پر لگاتے ہیں کہ مَیں کسی سے کچھ اور کسی کے سامنے کچھ کہتا اور تصانیف میں کچھ لکھتا ہوں لہٰذا بہ مصلحت دینی مناسب معلوم ہوا کہ جو لوگ اہل علم وتقویٰ میرے خاندان کے واسطے دار یا میرے خاص مریدین اُن سے حال مطابقت اپنے عقیدے کا ساتھ عقائد اکابر خاندان برکاتیہ اور جمہور اہل سنت کے ظاہر کرادوں۔

پس جو صاحب اِنصاف بوجہ من الوجوہ انتساب خاندان عالیشان برکاتیہ سے رکھتے ہیں اور عقائد ضروریہ سے واقف ہیں اُن سے امید ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ صاف تحریر کردیں کہ رسالہ العسل المصفیٰ اور رسالہ سوال و جواب کے مسائل مندرجہ عموماً اور مسئلہ تفضیل خصوصاً موافق تحقیق محققین اہل سنت و جماعت کثرہم اللہ تعالیٰ اور مطابق طریقہ اکابرِ خاندان برکاتیہ کے ہیں یا نہیں۔ جن صاحبوں نے رسائل مسطورہ کا معائنہ نہ کیا ہو پرچہ ہذا کے ساتھ معائنہ کرلیں اور سبع سنابل شریف مؤلفہ حضور اقدس جدی و مرشدی سید عبدالواحد صاحب قدس سرہٗ جس کی مقبولیت دربارِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ میں مآثر الکرام مصنفہ میر غلام علی آزاد بلگرامی اور کاشف الاستار شریف بیاض مرتبہ حضور پرنور جدی سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ الشریف سے آشکار ہے دیکھیں اور اس پر کاربند ہوں۔

فقیر سید ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب قادری برکاتی مارہروی بخطہ

☆

استاذ الاساتذہ مولانا نور احمد قادری عثمانی بدایونی

تلمیذ علامہ فضل حق خیر آبادی مرید شاہ عین الحق عبدالمجید قادری

رسائل عقائد مؤلفہ جناب میاں صاحب کے مطابق مذہب اہل سنت کے ہیں۔ جو اُن کو برا کہے قول اُس کا مردود ہے۔ جو عقیدۂ تفضیل شیخین میں حضرت میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین خاندان عالیشان برکاتیہ مارہرویہ دامت برکاتہم کا ہے وہی عقیدہ میرا ہے اور میرے سب مرشدان خاندان کا عموماً اور جناب صدر نشین مسند شریعت، زیب سجادۂ طریقت حضرت صاحب قبلہ جناب قبلہ وکعبہ ام مولانا و مرشدنا شاہ عین الحق عبدالمجید قادری بدایونی قدس سرہٗ الشریف کا خصوصاً یہی عقیدہ تھا۔ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما بلاشبہ حق و صحیح ہے۔

العبد

نور احمد بقلم خود

☆

تاج الفحول محب رسول مولانا عبدالقادر قادری بدایونی

رسالہ **العسل المصفی** و رسالہ ’سوال و جواب‘ و رسالہ ’دلیل الیقین‘ متعلق عقیدۂ تفضیل جناب شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو تالیف حضرت میاں صاحب قبلہ کے ہیں وہ مطابق مذہب جمہور علمائے کرام و اولیائے عظام کے ہیں۔ ہر عقیدہ اُن کا سچا ہے۔ پس جس شخص نے حضرت میاں صاحب قبلہ کے عقیدے کو موجب گمراہی ٹھہرایا ہے وہ خود بلاشک گمراہ ہے اور مسئلہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا حضرات حسنین رضی اللہ عنہما پر حضرت امام اعظم اور دوسرے ائمہ کے عقائد میں داخل ہے۔ مگر مراد اُس سے تفضیل من کل الوجوہ نہیں ہے تاکہ اِس بنا پر فضائل مخصوصہ جناب مرتضوی کو یا دوسرے اصحاب و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو باطل ٹھہرایا جائے۔ جیسا کہ ’قرۃ العین‘ وغیرہ میں جناب شاہ ولی اللہ صاحب نے فضیلت اجرائے سلاسل ولایت و فضیلت زہد و تجرد و دیگر فضائل جناب مرتضوی میں بھی کلام موحش کیا ہے اور بعض رسائل منسوبہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب میں

بھی ایسا ہی واقع ہو گیا ہے کہ یہ سب اقوال خلاف تحقیق جمہور ائمہ دین کے ہیں۔

بلکہ مراد تفضیل سے اکرمیت عندرب الارباب و کثرت ثواب ہے اور جو شخص جناب شیخین رضی اللہ عنہما کو ولی نہیں جانتا یا اُن کے مرتبے کو ولایت میں ناقص جانتا ہے یا حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ سے کم درجہ بتاتا ہے اور افضلیت کو صرف باعتبار اولیت حکومت دنیوی و سلطنت و خلافت ظاہری کے ٹھہراتا ہے قول اُس کا غلط و بے جا ہے۔ جس طرح علمائے ظاہر نے فرمایا ہے اِسی طرح علمائے باطن نے بھی فرمایا ہے۔ چناں چہ 'شرح مثنوی' شریف میں حضرت بحر العلوم نے اور 'سبع سنابل' میں حضرت میر عبدالواحد صاحب نے اور 'رسالہ قدسیہ' میں حضرت خواجہ پارسا نے امامت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے اولیا کے باعتبار باطن کے بھی تسلیم و تحقیق فرمایا ہے اور قدما و ائمہ باطن نے بھی مثل حضرت امام محمد غزالی اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی وغیرہما عقیدۂ تفضیل شیخین کا حق ہونا بہ تصریح و تسلیم فرمایا ہے۔ البتہ جاری ہونا سلاسل ولایت کا خاصہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ کا ہے، جس کی وجہ وجیہ 'سبع سنابل شریف' وغیرہ میں مصرح ہے۔

بالجملہ جو شخص جناب میاں صاحب قبلہ کو گمراہ و بدمذہب ٹھہراتا ہے وہ ہمارے نزدیک گمراہ و بدمذہب ہے۔

حررہٗ الفقیر عبدالقادر عفی عنہ

☆

مولانا حکیم سراج الحق عثمانی بدایونی
فرزند مجاہد آزادی مولانا فیض احمد عثمانی بدایونی

مجھ کو اکثر قدم بوسی جناب تقدس مآب حضرت میاں ابوالحسین صاحب احمد نوری أدام اللہ برکاتھم علینا کا اتفاق ہوا ہے اور مسئلہ تفضیل وغیرہ میں بھی بارہا تذکرہ آیا ہے اور حضرت موصوف کے رسائل بھی بارہا بہ تعمق نظر دیکھے ہیں۔ فی الحقیقت اُن کی تقریر موافق تحریر اور تحریر موافق تقریر ہے۔ جو کوئی اس کے خلاف بیان کرے وہ بے شک مصداق لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ہے اور

مسئلہ تفضیل شیخین تو متفق علیہ جماہیر اہل سنت و جماعت کا ہے۔ کتب فقہ و تصوف میں علمائے ظاہر و باطن نے بہ تفصیل تمام بیان کر دیا ہے۔ اگر کوئی رافضی بد دین اِس میں مخالف ہو تو حضرت میاں صاحب کو اُس سے کیا غرض؟ اور نہ کچھ تعجب اُن سے ہے کہ اُن کا مذہب یہی ہے۔ البتہ اُن لوگوں سے جو دعوئ تسنن کرتے ہیں اور پھر اس مسئلے میں اختلاف کرتے ہیں تعجب ہے۔

اللہ اُن کو ہدایت کرے کہ طریق سلف صالح پر (جس کے اتباع کا اُن کو دعویٰ ہے) آجائیں۔ مَیں اُن لوگوں کی شان میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

قاضی شہر کہ مردم ملکش می خوانند   قول ما نیز ہمین است کہ او آدم نیست

واللہ تعالیٰ أعلم و علمہ أتم

کتبہ الفقیر
محمد سراج الحق

☆

زبدۃ العارفین مولانا شاہ مطیع الرسول محمد عبد المقتدر قادری بدایونی

شہزادۂ حضور تاج الفحول

میرے نزدیک جو شخص حضرت میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم کے عقائد پر طعن کرتا ہے بے شک وہ گمراہ و مردود ہے۔ رسالہ العسل المصفی اور رسالہ 'سوال و جواب' اور رسالہ 'دلیل الیقین' مصنفات جناب میاں صاحب قبلہ کی مطابق مذہب حق اہل سنت و جماعت کے ہیں۔

مسئلہ تفضیل میں بھی جو تحقیق جناب نے فرمائی ہے وہ حق ہے۔ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ پر میرے اور میرے اسلاف کے عقائد کے مطابق ہے۔ چناں چہ حضرت ابی و ربی، قبلتی و کعبتی، غیاث الاسلام والمسلمین مولانا و مرشدنا جناب مولانا عبد القادر صاحب محب الرسول دامت برکاتہم علینا نے رسالہ 'احسن الکلام' اور قبلۃ الاولیا، کعبۃ الاصفیا، رہبر راہِ طریقت، امام شریعت، قطب الواصلین، سند الکاملین سیف اللہ المسلول سیدی وجدی شاہ معین الحق فضل الرسول قادری قدس سرہٗ الشریف نے المعتقد المنتقد اور زبدۂ اصحاب شریعت و طریقت، عمدۂ ارباب

معرفت وحقیقت حضور فرجدی مولانا شاہ عین الحق عبدالمجید قدس سرہٗ الحمید نے 'نجات المومنین' وغیرہ میں تصریح وتحقیق فرمایا ہے۔ اسی طرح کتب عقائد وتفسیر وفقہ وتصوف میں ائمہ دین نے صاف فرمایا ہے:

أفضل البشر بعد الانبياء ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالیٰ عنهم أجمعين

اور ایک جگہ بھی عقیدہ افضل البشر بعد الانبياء علي ثم ابو بكر رضي الله عنهما نہیں لکھا ہے۔ بلکہ قائلین تفضیل مرتضوی رضی اللہ عنہ کو جناب شیخین رضی اللہ عنہما پر صاف رافضی قرار دیا ہے کتب مشہورہ فقہ وکلام میں۔ اسی طرح رافضی کہا ہے فرقہ تفضیلیہ کو اولیائے کرام نے کتب تصوف 'سبع سنابل' وغیرہ میں۔

فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مراد نہ زیادتِ فتوحاتِ خلافت ہے، ورنہ عقائد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ افضل ٹھہرائے جاتے۔ نہ زیادت شوکت وثروت و مدت سلطنت ہے ورنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ افضل ہوتے۔ نہ زیادت قوت شجاعت وطاقت واجرائے سلاسل ولایت ہے ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل ہوتے۔ نہ زیادت شرافت وقرابت وجزئیت جناب خاتم رسالت علیہ التحیۃ ہے ورنہ حضرات حسنین علیہم السلام برعکس ''و ابو هما خير منهما'' کے سب سے افضل ہوتے۔ بلکہ مراد اکرمیت عند اللہ وعند الرسول ہے اور کثرت ثواب اور قرب رب الارباب کہ اسی کا نام فضل کلی ہے۔ نہ فضل من کل الوجوہ اور اگر باعتبار مرتبۂ اکرمیت عند اللہ وعند الرسول و تقرب وعرفان وتقویٰ کے عقائد اہل سنت میں علمائے ظاہر وباطن کے نزدیک حضرت جناب امیر رضی اللہ عنہ افضل جناب شیخین رضی اللہ عنہما سے ہوتے تو عقائد میں خاص ذکر افضلیت جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ کا مراتب دینیہ عند اللہ میں اشد ضرور تھا، نہ ذکر تقدم خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا۔

غایت الامر اگر دونوں امر کا عقیدہ رکھنا لازم تھا تو عقائد میں یوں کہنا واجب تھا کہ:

اولهم في أمر الخلافة ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي اللّٰه عنهم

وافضلھم فی الاقربیة عنداللّٰہ علی ثم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللّٰہ عنھم

غرض کہ اِس قسم کے خیالات جو فرقہ تفضیلیہ کو پیش آتے ہیں اور پھر خواہ مخواہ اپنے تئیں سُنی بتاتے ہیں محض وسوسۂ شیطانی ہے۔ بالجملہ جس طرح منکر حقیقت خلافت حقہ جناب صدیق اکبر و حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا رافضی و گمراہ ہے، اسی طرح قائلین تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ پر برا کہنے والا اور تفضیل شیخین کو باطل کہنے والا بھی گمراہ ہے۔

حررہ عبدہ المفتقر
عبدالمقتدر القادری عفی عنہٗ

☆

مولانا حکیم محمد عبدالقیوم قادری ابوالحسینی بدایونی

نبیرۂ حضور سیف اللہ المسلول و مرید و خلیفہ سرکار نور

جو کچھ حضرت بابرکت قطب العارفین قبلۂ ایمان و دین مرشدی و مولائی حضورِ اقدس سید شاہ ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم علینا نے عقیدۂ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ عنہما اور دیگر عقائد میں تحریر فرمایا ہے، وہ سب بجا اور حق اور مذہب اہل سنت کے موافق ہے۔

کتب معتبرہ و مشہورہ حدیث و فقہ و عقائد میں جس طرح اجماع افضلیت جناب سید المرسلین ﷺ تمام انبیائے کرام پر اور اجماع افضلیت باقی تمام انبیائے کرام کا باقی تمام افراد بشر پر مصرح ہے اسی طرح باتفاق جماہیر علمائے کرام و ائمہ عظام کے افضل البشر بعد الانبیا ہونا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بھی مصرح ہے اور جس طرح پایا جانا خصوصیت ولادت بغیر والد کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں اور خصوصیت دعوت توحید تا نہ صد و پنجاہ [۹۵۰] سال کا حضرت نوح علیہ السلام میں اور خصوصیت جریانَ سلسلہ کرامت بشریت کا حضرت آدم علیہ السلام میں الی غیر ذلک من خصائص الانبیاء الکرام موجب تفضیل دیگر انبیائے کرام کا جناب سید المرسلین ﷺ پر مراتب قرب میں نہیں ہوسکتا ہے اِسی سبب سے عقائد میں یہ عقیدہ مذکور نہیں ہوا کہ من بعض الوجوہ

دیگر انبیائے کرام علیہم السلام آں حضرت ﷺ سے افضل ہیں بلکہ علی الاطلاق یہی تحریر فرمایا ہے کہ :

افضل الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اسی طرح پایا جانا خصوصیت شرافت نسب وجزئیت جناب رسالت کا جناب حسنین علیہما السلام میں باعث اُن کی تفضیل کا حضرت امیر علیہ السلام پر اور پایا جانا شرف زوجیت دودختر جناب سید المرسلین اور سبقت وتقدم اسلام کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں باعث اُن کی تفضیل کا جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر مثلاً نہیں ہوسکتا ہے۔

اسی طرح بہت خصائص حضرت بلال اور حضرت ابوذر وحضرت خزیمہ وحضرت معاذ وحضرت عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ میں بہ تصریح احادیث صحیحہ کے ثابت ہیں جو چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین میں ہرگز موجود نہ تھے، مگر اس بنا پر یہ عقیدہ کہیں عقائد میں ائمہ دین نے داخل نہیں فرمایا ہے کہ :

الحسن و الحسین أفضل من علی

یاعباس رضی اللہ عنہ افضل من الخلفاء الاربعة

یاعثمان افضل من عمر

بلکہ قطع نظر ایسی خصوصیات وفضائل جزئیہ سے اُن کو فضائل جزئیہ جان کر بیان افضلیت کلیہ میں علی الاطلاق اکابر ائمہ دین نے عقائد میں صاف یہی فرمادیا ہے :

أفضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق ابو بکر نالصدیق ثم عمر الفاروق ثم

غثمان ذو النورین ثم علی المرتضی ثم اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اور جس طرح بعض احادیث صحیحہ متفقہ علیہا سے تفضیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثلاً یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جناب سید المرسلین ﷺ سے ثابت ہوسکتی ہے جیسے حدیث خیر البریۃ ہونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور مانند اس کے کہ خود صحیح بخاری شریف میں موجود ہے مگر اُن کو جمہور اہل سنت نے باوجود اعتماد صحت متن واسناد کے غیر معمول بہا جان کر مؤول ٹھہرایا ہے اور اُن کے معانی ظاہری کو عقائد میں داخل نہیں فرمایا۔

اِسی طرح جن احادیث سے برتقدیر صحت کے باعتبار ظاہر کسی لفظ کے افضلیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر یا افضلیت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی جناب شیخین رضی اللہ عنہما پر یا افضلیت سبطین مکرمین رضی اللہ عنہما کی خلفائے راشدین پر ثابت ہوسکتی ہو جمہور اہل سنت نے اُن کو باوجود صحت واعتماد سند کے مؤول وغیر قابل اعتقاد ٹھہرایا ہے۔

البتہ جو فرقے اہل سنت سے خارج ہیں وہ اُن بعض احادیث صحیحہ احاد کو باب اعتقاد میں حجت پکڑ کر اور دوسری احادیث اتفاقیہ اور عقائد اجماعیہ کو چھوڑ کر تحقیق جمہور اہل سنت کو باطل ٹھہراتے اور عقیدہ اپنا جدا بتاتے ہیں، جیسے خطابیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو افضل البشر بعد الانبیا کہتے ہیں اور عباسیہ حضرت عباس کو افضل ٹھہراتے ہیں اور روافض مفضلہ جناب امیر کو افضل جانتے ہیں، مگر یہ سب فرقے مخالف جمہور اہل سنت ہیں اور اقوال اِن کے باطل۔

چناں چہ اجماع ائمہ دین کا افضلیت شیخین رضی اللہ عنہما پر کتب معتبرہ مشہورہ حدیث وفقہ میں اور نیز کتب عقائد میں جابجا صاف صاف تحقیق فرمایا ہے اور قائل تفضیل جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین پر منجملہ روافض قرار دیا ہے۔ یہ تو کتب فقہ واصول میں بھی مصرح ہے کہ بمقابلہ اجماع کے احادیث صحیحہ احاد متصلۃ الاسناد بھی غیر معمول بہا ہوتی ہیں چہ جائے کہ احادیث غیر صحیحہ بلا اسناد متصل کے۔

اسی طرح اگر کسی کتاب تاریخ بلکہ کسی کتاب سیر وغیرہ میں بھی بغیر سند معتمد کے یہ لکھ دیا ہو کہ فلاں صحابی کا قول مخالف اس عقیدۂ اجماعیہ کے ہے۔ پس اول تو جب قول جناب سید المرسلین ﷺ بھی جو بلا سند معتمد کے کسی کتاب میں مذکور ہو داخل عقائد علمائے کرام نہیں فرماتے ہیں اور اجماع کو راجح ٹھہراتے ہیں پس اوروں کے اقوال بلا ثبوت وسند معتمد کے کب داخل عقائد ہوسکتے ہیں۔

ثانیاً بفرض ثبوت سند معتمد وصحت روایت کے بھی جب اجماع اُس کے خلاف پر منعقد ہو چکا اور ائمہ دین نے اُس اجماع کو تسلیم کر لیا پس اقوال شاذہ بعض صحابہ کے (جن کے ثبوت کا یقین قطعی نہیں ہے) مقابل اجماع کے قابل اتباع نہیں رہ سکتے ہیں چہ جائے کہ صرف اُن کی اتباع سے متبعین اجماع ائمہ دین کو گمراہ بتایا جائے اور اُن کا مذہب باطل اور خلاف اُس کا حق ٹھہرایا جائے

اور جب قول کسی صحابی کا مقابل اجماع کے قابل تسلیم نہیں ہے پس قول اور کسی عالم کا مقابل اجماع جماہیر ائمہ دین کے (برتقدیر صحت نقل کے) کب قابل تسلیم ہے۔ چہ جائے کہ اقوال بلا ذکر سند کے جو غیر صحاح میں مذکور ہوتے ہیں۔ تفصیل اس اجماع کی بحوالہ جمہور سلف کے کتاب سیف اللہ المسلول وغیرہ سے بخوبی ظاہر ہے۔

یہ سب بحث متعلق دفع شبہات محض کم علموں کے لیے ہے جو کسی حدیث صحیح فضیلت ایک صحابی کو دیکھ کر اُس کو موجب افضلیت کا حضرات شیخین پر جان کر مذہب جمہور اہل سنت کو خلاف احادیث ٹھہراتے ہیں یا قول کسی صحابی یا اور کسی عالم کا کتاب تاریخ وغیرہ میں دیکھ کر اُس کو موجب خلل اندازی اجماع جمہور صحابہ و تابعین کا (جو ائمہ محققین نے تسلیم فرمایا ہے) بتاتے ہیں۔

باقی رہے اقوال فاسدہ جہال کے جو اپنے خیالات کے مقابلے میں صحیحین کی بھی احادیث صحیحہ اتفاقیہ پر روایات ضعیفہ اختلافیہ یا موضوعہ الحاقیہ کو راجح ٹھہراتے ہیں یا عقائد اجماعیہ کی خلل اندازی کے واسطے اقوال شاذہ و روایات مذاقیہ کو (جن کا ثبوت سند معتمد محل کلام ہے) حجت قطعی بتاتے ہیں یا عقائد منصوصہ و مصرحہ میں کچھ تاویل باطل کر کے عقیدۂ اہل حق کو چیستاں اور معما بتاتے ہیں چناں چہ بعض جہال کہتے ہیں کہ جہاں ذکر عقیدۂ افضلیت علیٰ ترتیب الخلافۃ کا ہے وہاں اُس کے معنی صرف افضلیت فی امر الخلافۃ فیما بین الناس یا اولیت فی سلطنۃ الاسلام ہیں نہ افضلیت فی مراتب القرب و اکرمیت عند اللہ و عند الرسول جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ پر یا جہاں فرقۂ تفضیلیہ کو اہل سنت سے خارج کر کے روافض میں داخل کیا ہے وہاں مراد تفضیلیہ سے طاعنین شیخین رضی اللہ عنہما اور منکرین اُن کی حقیقت خلافت کے ہیں نہ افضل بتانے والے جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ کو شیخین رضی اللہ عنہما سے۔ الی غیر ذلک من الخیالات الفاسدۃ پس حاجت ایسے خیالات فاسدہ کے جواب کی اس تحریر مختصر میں نہیں ہے دوسری کتابوں میں جس کا جواب کافی مذکور ہے۔

البتہ ایک امر کا لکھنا ضرور ہے وہ یہ کہ بعض جہال منجملہ مشائخ زمانۂ حال کے باوجود دعویٰ سنی ہونے کے حضرت جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے مرتبہ اکرمیت عند اللہ و

عندالرسول وعرفان الٰہی وقرب ربانی میں (کہ اصل ثواب اخروی وکمال دینی ہے) افضل بتاتے ہیں اوراُس کوعقیدہ اہل تصوف کاٹھہراتے ہیں بلکہ بعض تو صاف صاف عقیدۂ صوفیہ کوعلیحدہ عقیدۂ علمائے دین سے بتا کراورعلمائے اہل سنت کودشمن اہل بیت عظام علیہم السلام ٹھہرا کرعقائد اہل سنت پرگمراہی کاحکم لگاتے ہیں۔پس دفع اس وہم کابھی بقدرضرورت کے مناسب ہے۔

مخفی نہ رہے کہ جس طرح افضلیت حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ پر عقائد علمائے دین میں داخل ہے اسی طرح افضلیت حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ پرمراتب قرب عنداللہ وعندالرسول وثواب اخروی وکرامت دینی میں کتب مشہورہ اولیائے کاملین میں بھی مصرح ہے اورقائلین تفضیل جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ کوجناب شیخین رضی اللہ عنہما پر رافضی وگمراہ قراردیا ہے۔چناں چہ سبع سنابل شریف، وغیرہ کے حوالے اورکتب محققین صوفیہ سے جناب مرشدی حضورمیاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم علینا نے اپنی تصنیفات میں بخوبی ثابت فرمایا ہے۔اس پربھی جوعلمائے اہل سنت کوکاذب اوراُن کے اقوال کوباطل ٹھہرائے اورجناب مرتضوی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کوحضرات شیخین رضی اللہ عنہما پرمراتب اکرمیت عنداللہ وعندالرسول وقرب الٰہی میں اصل ایمان وعرفان بتلائے وہ محض گمراہ ومردود ہے۔

حررہ

عبدالقیوم قادری ابوالحسینی عفی عنہ

☆

مولانا محمد شمس الاسلام عباسی بدایونی

مرید شاہ عین الحق عبدالمجید وخلیفہ خاتم الاکابر

مَیں جناب تقدس مآب ملاذی وملجائی حضرت شاہ میاں ابوالحسین صاحب کواپنا مقتدا ایسا جانتا ہوں کہ اُن کے جوتے کی خاک اپنی آنکھوں کا سرمہ باعث سعادت جانتا ہوں۔اُن کو جو گمراہ جانے اُس کوگمراہ جانتا ہوں۔اگرچہ رسالہ اُن کا خودنہیں دیکھا لیکن تقریباً مَیں نے میاں صاحب سے مفصل سنا ہے اورمَیں نے اسی بنا پر اپنے لڑکوں اورلڑکیوں کواُن کے ہاتھ پرداخل سلسلۂ قادریہ

کروایا ہے۔ مَیں اُن کے عقیدے کو عقیدۂ صحیحہ اہل سنت کا جانتا ہوں اور جو میرے حضرت مولانا و اولانا حضرت مولوی محمد عبد القادر صاحب نے درباب تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما لکھا وہ میرا عین ایمان ہے۔

العبد محمد شمس الاسلام

ختم اللہ لہ بالحسنی

★

مولانا انوار الحق عثمانی بدایونی

مرید وشاگرد وہمشیر زادۂ سیف اللہ المسلول

عقیدۂ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما حق ہے اور ہمارا اور ہمارے پیرانِ طریقت کا عقیدہ مسئلہ تفضیل میں مطابق عقیدۂ حضرت میاں صاحب قبلہ کے ہے اور باقی عقائد بھی جو میاں صاحب قبلہ نے رسائل العسل المصفی اور 'سوال و جواب' میں چھپوائے ہیں وہ سب موافق ہیں مشائخ صوفیہ کرام ،خاندان برکاتیہ مارہرویہ اور تمام اکابر اہل سنت و جماعت کے۔ جو شخص میاں صاحب قبلہ کے عقائد پر طعن کرے اور اُن کی پیروی سے انکار کرے قول اُس کا مردود ہے اور اپنے پیروں سے منحرف ہے اور منکر۔

انوار الحق عثمانی بدایونی مجیدی معینی قادری بقلم خود

☆

مولانا محمد حسین قادری مجیدی بدایونی

تلمیذ مولانا نور احمد عثمانی، مرید شاہ عین الحق عبد المجید قادری

عقیدہ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما کا جو میاں صاحب قبلہ نے تحریر فرمایا ہے وہ مطابق 'فقہ اکبر' اور 'سبع سنابل' وغیرہ کتب عقائد اور تصوف کے ہے۔ پس جو میاں صاحب قبلہ کے عقیدے کو باطل کہتا ہے وہ بے دین ہے اور بموٴدائے کریمہ و من یشاقق اللہ و رسولہ و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی

و نصله جهنم و ساءت مصیرا مخالف سبیل مؤمنین ہے لاریب فیہ۔

الکاتب محمد حسین مجیدی قادری

☆

مولانا فضل مجید فاروقی قادری بدایونی

تلمیذ تاج الفحول و مرید سیف اللہ المسلول

مؤلفات سیدنا و مولانا امام الطریقة و الحقیقة فی عقائد اهل السنة و الجماعة مطابقة بتصریحات جماهیر علماء الاعلام و موافقة لتحقیقات أعاظم الصوفیة الکرام رحمهم اللہ و کان هذا عقیدة ساداتنا و مشائخنا و اساتذتنا فی الطریقة و الحقیقة رضوان اللہ علیهم اجمعین مخالف اولٰئک السادات العظام لفی بطلان و ضلال و مستحق الطرد و الملام من اللہ ذی العز و الجلال

العبد فضل مجید عفی عنہ

☆

مولانا فضل احمد صدیقی قادری بدایونی

تلمیذ و مرید تاج الفحول

لاریب ان ماحققه السید السند المولی الاعظم من عقائد السلف الصالحین فی مصنفاته من العسل المصفی و سوال و جواب و دلیل الیقین موافق لما علیه جماهیر المشائخ و العلماء من اصحاب الصدق و الصفا و المخالف فی ذلک خارق لاجماع المسلمین و فی ضلال مبین

العبد فضل احمد عفی عنہ

☆

مولانا مفتی محمد عبدالعزیز فاروقی بدایونی
تلمیذو مرید سیف اللہ المسلول

نحمده و به نستعين ونصلى على حبيبه سيد المرسلين وأله الطيبين و أصحابه الطاهرين وأولياء امته أجمعين أما بعد۔

فيقول العبد المسكين الراجى الى رحمة رب العلمين محمد عبدالعزيز المتمسك بحبل الله المتين ان كل ما قاله السيد السند المولى الممجد السيد شاه ابو الحسين احمد نورى المعروف بـ ميان صاحب دامت بر كاتهم علينا الى يوم الدين فى رسائله العسل المصفى والسوال والجواب و دليل اليقين حق باليقين و موافق لعقائد السلف الصالحين ومخالفه من المذنبين و المبتدعين

كتبه عبده

محمد مدعو به عبدالعزيز الفاروقی

القادری البرکاتی المجیدی المعینی عفی عنہ

☆

استاذ العلما مولانا محب احمد قادری بدایونی
تلمیذ رشید تاج الفحول، مرید سیف اللہ المسلول

لاريب أن افضلية سيدنا خير البشر بعد الانبياء بالتحقيق امير المؤمنين ابى بكر الصديق العتيق رضى الله تعالى عنه وسيدنا الفاروق الاعظم الذى وافق رايه بالوحى والكتاب مزين المنبر والمحراب امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه على سائر الناس بعد الانبياء الكرام على نبينا وعليهم السلام مع قطع النظر من انه منصوص بأيات الفرقان الحميد و مصرح بالاحاديث الصحيحة المتفقة عليها و ظاهر كالشمس فى نصف النهار عند أولى الابصار لا يخفى أنه ثابت بالتصريح من اثر سيدنا امير المؤمنين ابى الائمة الطاهرين اسد الله الغالب على ابن ابى طالب كرم الله وجهه ومنقح بالتنقيح الاتم بتواتر الروايات من جماهير اهل السنة والجماعة بل من الروافض الاثنا

عشریة ایضا۔

ولا ریب فیه لذی عقل و شعور فیه شعبة من الحیاء ویدعی محبة اهل بیت النبی ﷺ وحب سیدنا علی کرم اللّٰہ وجهه لکن الرافضی لما یحمل اقوال الائمة الاطهار علی التقیة و النفاق یسعه ان یقول مایقول ویتفوه بمایشاء۔

نعم العجب کل العجب من الذی یدعی اقتفاء آثار الصحابة ویعد نفسه من متبعی اهل السنة والجماعة کثرهم اللّٰہ تعالی ان یفضل سیدنا امام الاولیاء أمیر المؤمنین علی الولی کرم اللّٰہ وجهه علی الشیخین الاکرمین الافضلین رضی اللّٰہ عنهما ویقول هذا حق محبة اهل البیت رضوان اللّٰہ علیهم اجمعین فنعوذ باللّٰہ من هذا الافتراء۔

ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ ففی هذا المقام ان طالب احد من الرفضة او المذبذبین علینا به بیان البرهان علی دعوانا فاوّلاً نتوجه الی الرافضی و نقول له یا ایها البلید المتبع للشیطان المرید انظر بنظر التحقیق ولا تتعسف الی تالیف ابن معلم فی کتابه الذی سماه بـ 'صراط مستقیم' ومؤلفات غیره وبعد ذلک بمقتضی المذهب ان تاول فیه تاویلات رکیکة عن مراد المؤلف بعیدة اعاذنا اللّٰہ وجمیع امة سیدنا افضل النبیین علیه الصلوة والتحیة عن التوجیهات السخیفة وثانیاً نبه المذبذب الذی یدعی اتباع اهل السنة والجماعة ویقول هذا حق محبة اهل البیت یا خارق الاجماع و متبع سبیل غیر المؤمنین لو کان نظرک قاصرا عن فهم مراد النصوص القطعیة من الآیات والاحادیث الصحیحة المتفقة علیها توجه الی ما حققه صاحب 'الصواعق المحرقة' من عقائد السلف الصالحین الکاملین رحمهم اللّٰہ اجمعین

وانظر بنظر صحیح علی سبیل التحقیق الی قول سیدنا و مولانا علی کرم اللّٰہ وجهه و بعد ذلک فتب توبة نصوحا الی اللّٰہ التواب والا فمأواک الی نار جهنم وهی بئس المآب

وبعد هذا التحقیق الرافضی مادام لم یحی عصر امامهم المستور ورفع لثام التقیة عن وجوه الخدور من اظهار الحق معذور ومعارضة المفضل بارباب التحقیق بلا دلیل

قطعی علامة کمال حیاء ہ و مایفعل ھو و ھو فی ذلک مجبور و مصداق قول المشھور اذا لم تستحی فاصنع ماشئت و ستنظر جزاء عملک فی القبور و بین یدی احکم الحاکمین یوم النشور

ھذا فذلکة ماحققه المولی الجلیل السید النبیل بقیة السلف حجة الخلف سیدی شاہ ابو الحسین احمد نوری الملقب بـ 'میاں صاحب' دامت بر کاتھم علینا فی تالیفاته الشریفة من عقائد اھل السنة و الجماعة کثرھم اللہ تعالیٰ موافقا لتصریح جماھیر اھل السنة و الجماعة و مطابقا تنقیح اعاظم الصوفیه الصافیة رضوان اللہ علیھم اجمعین فمن خالف ھذا التحقیق السدید و وضع تھمة التقیة و النفاق علی ذلک المدقق الرشید لاریب انه مخالف لاھل الدین و خارق لاجماع اصحاب الصدق و الیقین بل متبع للشیطان العتید العنید۔

حررہ عبدہ المفتقر الی اللہ الواجد الاحد

عبدالرسول محب احمد القادری

المجیدی المعینی البدایونی حفظه اللہ من شر حاسد اذا حسد

★

مولانا علی بخش خاں شرر بدایونی صدر الصدور
تلمیذ مولانا فیض احمد بدایونی، مرید شاہ عین الحق عبدالمجید قادری

بعض تحریرات مطبوعہ 'اخبار نور' بدایوں جلد اول حصہ دوم دیکھ کر مجھ کو کمال حیرت ہے کہ بہ حیلہ تصنیف و طبع کتب قصص و حکایات مسائل دینیہ میں بحث کس دشمن عقل نے لکھ کر ایڈیٹر صاحب کو دی ہے اور اپنا نام ظاہر نہ کیا، شاید یہ دور اندیشی کی ہے کہ جو سب و شتم نسبت بعض حضرات مشائخ طریقت قلم بند کیا ہے اُس کے مواخذے سے نجات پائے اور غالباً اسی دار و گیر کے خطرے سے الکنایة ابلغ من التصریح پر اکتفا کیا اور اپنے وساوس شیطانی اور خیالات سودائیہ کو دخل دیا اور خوب دل کھول کر تمسخر اور اساءت ادب و طعن و تشنیع کو حوالۂ قلم کیا ہے۔ گویا اصل مقصود سب و شتم

تھا، قصے کے پیرایے میں لکھنا محض دھوکے کی ٹٹی ہے۔

ہم نے اِس قسم کے ہذیانات سے اہل اخبار کو ہمیشہ احتراز کرتے دیکھا مگر خدا جانے اس اخبار کے واسطے ایسی آزادی کس نے دی ہے کہ جس بزرگوار پیرزادۂ معظم ومکرم مخدوم اکابر واصاغر کو چاہا اشارے کنائے میں زیر زبان لاکر اپنے دل کا بخار نکال ڈالا۔ اب مجھ کو یہ فکر ہے کہ مصنف اس عبارت واہیہ کا کس مذہب کا آدمی ہے؟ اگر خیال کیا جاتا ہے کہ منجملہ فرقۂ حقہ اہل سنت و جماعت کے ہے تو اُس پر کیا غضب الٰہی نازل ہونے والا ہے اور کیا وسوسۂ شیطانی میں مبتلا ہوا ہے کہ خلاف کتب عقائد وفقہ وصوفیہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما جناب امیر علیہ السلام پر تسلیم نہیں کرتا، حالاں کہ یہ مسئلہ مسلمات فرقہ حقہ سے ہے کما تقرر فی موضعہ اور اقوال صوفیہ کرام سے کتب علمائے دین مملو ومشحون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے ادب، ہرزہ گو، بدتہذیب، گستاخ، مبتلائے اغوائے شیطانی کو توبہ قبل موت نصیب کرے اور اپنا قصور سادات کرام واجب الاحترام سے معاف کرانا لازم سمجھے۔

اگر یہ تحریر کسی شیعہ کی ہے تو ہم کو شکوہ وشکایت کی جگہ نہیں ہے کیوں کہ تکفیر شیخین رضی اللہ عنہما و سب شتم اکابر اہل سنت وجماعت اُن کا شعار مذہب ہے۔ زرارہ واخوان زرارہ برصیر فی وغیرہ اپنے اکابر کی تقلید کا وہ اثر ہے کہ اُن اکابر شیعہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ''مذل المؤمنین'' و ''مسود وجوہ المومنین'' خطاب دیا تھا اور حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ کو دنیا طلب، طماع زر، خوشامدی سلاطین زماں قرار دے کر سب وشتم میں کچھ باقی نہ رکھا۔ کما صرح بہ الکشی فی کتابہ وغیرہ فی غیرہ۔ یہ مقام اُس کی تفصیل کا نہیں۔

اگر کچھ نیچریہ کا مزہ کاتب عبارت نے اُٹھایا ہے تو بھی محل شکایت نہیں کہ اسی قسم کی تحریر کا نام تہذیب ٹھہرایا گیا ہے۔ بہر حال کوئی مصنف ہو اُس نے محض افترا حضرات مشائخ پر کیا ہے اور جو کچھ مسئلہ تفضیل میں ہذیان سرائی کی ہے مضحکۂ اولی الالباب ہے۔ اُس کا جواب کسی تحریر علیحدہ میں اُس کو مل جائے گا۔ اِس تحریر کے ذریعے سے صرف یہی ظاہر کرنا منظور ہے کہ جو کچھ مسئلہ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما میں حضرت میاں صاحب قبلہ نے اپنے رسائل میں لکھا ہے وہ مطابق مذہب اہل

سنت اور موافق مذاق حضرات صوفیہ صافیہ واکابر خاندان برکاتیہ مارہرویہ کے ہے اور تحریر مخالف کی وسوسۂ شیطانی ونتیجہ جہل وفساد عقائد ہے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

راقم آثم علی بخش

☆

مولوی محمد حامد بخش قادری بدایونی

ماقال سیدی و مولائی قبلتی و کعبتی السید ابو الحسین الملقب بـ 'میان صاحب' دامت برکاتھم علینا فی مسئلۃ تفضیل الشیخین علی الحسنین رضی اللہ عنھم ھو الحق الصریح کما صرح عمی المکرم وھذہ عقیدتنا علیھا نموت و نبعث ان شاء اللہ تعالیٰ

کتبہ

محمد حامد بخش آل رسولی احمدی

عفا اللہ عنہ

★

مولوی خواجہ بخش قادری بدایونی

تحریر حضرت عم مکرم کی صحیح ہے اور میرا بھی عقیدہ یہی ہے۔

العبد خواجہ بخش عفی عنہ

☆

مولوی عزیز بخش قادری آل احمدی بدایونی

جو تحریر میرے عم مکرم جناب مولوی علی بخش صاحب قبلہ وکعبہ کی ہے وہی صحیح ہے۔ جس شخص نے جناب حضرت میاں صاحب قبلہ وکعبہ ام دامت برکاتھم کی اشارتاً یا کنایتاً بے ادبی کی ہے وہ نہایت بے جا ہے۔

العبد محمد عزیز بخش قادری آل احمدی

☆

مولوی مجاہد الدین ذاکر صدیقی بدایونی

مرید و خلیفہ حضور خاتم الاکابر

جو عقیدہ جناب قدوۃ السالکین و زبدۃ العارفین حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہ کا تھا وہ میرا ہے اور عقیدہ جناب میاں صاحب قبلہ موافق اُن کے خاندان کے ہے اور اولاد حضرت صاحب سب واجب التعظیم ہے جو کوئی اولاد حضرت صاحب کو برا کہے وہ برا ہے۔

ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم

العبد مجاہد الدین ذاکر احمد غضنفر

☆

مولوی احمد حسن وحشت قادری بدایونی

تلمیذ مولانا فیض احمد بدایونی، مرید شاہ عین الحق عبد المجید قادری

علی الترتیب تفضیل صحابہ یعنی شیخین رضی اللہ عنہما میں حق جانتا ہوں اور جناب میاں صاحب قبلہ و کعبہ نے جو رسالہ العسل المصفی اور 'سوال و جواب' میں لکھا ہے وہ مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے ہے اور خلاف اُس کا خلاف ہے مذہب اہل سنت و جماعت کے و بس۔

احمد حسن عفی عنہ قادری مجیدی بدایونی

☆

مولوی رضی الدین قادری ابو الحسینی بدایونی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ اَمَّا بَعۡدُ

جو کچھ حضرت جناب میاں صاحب سید شاہ ابو الحسین احمد نوری دامت برکاتہم علینا نے رسالہ العسل المصفی و 'دلیل الیقین' و رسالہ 'سوال و جواب' میں عقائد درج فرمائیں ہیں موافق ہیں

علمائے ظاہر و باطن کے۔ حضرت امام اعظم سے لے کر مولانا فخر الدین صاحب تک سب کے یہی عقیدے تھے اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت مولانا شاہ آل احمد قدس سرہٗ اور حضرت آل رسول احمدی رضی اللہ عنہ تک سب کا یہی عقیدہ تھا اور وہی میرا ایمان ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو کچھ حضرت جناب میاں صاحب نے اپنے رسائل میں درج فرمایا ہے سب صحیح و بجا ہے، مخالف اس کا بے بہرہ ہے ذوق شریعت و طریقت سے اور بے دین و روسیاہ، جاہل و گمراہ ہے۔

راقم الحروف

رضی الدین قادر حسین بدایونی

قادری ابوالحسینی آل رسولی احمدی عفی عنہ

☆

مولوی شرف علی صدیقی قادری بدایونی

مرید و خلیفہ حضور خاتم الاکابر

جناب حضرت میاں صاحب قبلہ ہمارے اعتقاد میں عالم باعمل، عارف اکمل ہیں۔ آپ نے موافق ارشاد و تعلیم اپنے جد امجد یعنی حضور پرنور حضرت مرشد برحق ہمارے کے رسالے عقائد کے تالیف فرمائے ہیں اور وہ سب برحق ہیں اور مطابق اور موافق ہمارے مرشد برحق اور اُن کے خاندان کے ہیں۔ ہمارا عقیدہ بھی اُن کے حق ہونے پر ہے اور ہم نے بارہا نماز جمعہ اپنے حضور پرنور مرشد برحق کے پیچھے پڑھی ہے، ہمیشہ خطبے میں أفضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ثم الفاروق رضی اللہ عنہ ثم ذو النورین رضی اللہ عنہ ثم المرتضی رضی اللہ عنہ سنا ہے۔ کبھی افضل البشر بعد الانبیاء علی رضی اللہ عنہ ثم ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں سنا۔ پس جو شخص جناب میاں صاحب قبلہ کے عقیدے کو گمراہی بتاتا ہے وہ بے شک گمراہ ہے۔ یہ عبارت مَیں نے بخوشی خاطر لکھی ہے۔

فقیر حقیر مفتی محمد شرف علی صدیقی

خلیفہ حضرت آل رسول احمدی رضی اللہ عنہ بقلم خود

☆

مولانا محمد معز علی قادری ابوالحسینی بدایونی

عقائد جناب میاں صاحب قبلہ کے جو رسالہ العسل المصفی وغیرہ میں مطبوع ہو گئے ہیں وہ سب حق ہیں اور میرا وہی عقیدہ ہے جو جناب میاں صاحب قبلہ کا ہے۔ مسئلہ تفضیل وغیرہ میں جو اُس کو غلط رکھتا ہے وہ گمراہ و بے دین ہے۔

محمد معز علی

غلام جناب قدوۃ السالکین، قبلۃ العارفین

حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب قبلہ دامت برکاتہم

☆

مولوی رضا احمد برکاتی آل رسولی بدایونی

میرا عقیدہ بھی موافق عقیدہ حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب قبلہ احمد نوری عرف میاں صاحب اور مطابق جمہور اہل سنت و جماعت کے یہی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو فضیلت کلی ہے، فضل من کل الوجوہ نہیں ہے، گو بعض فضائل جزئیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں اور دیگر اصحاب میں ایسے ہیں کہ وہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما میں نہیں پائے جاتے وہ باعث افضلیت نہیں ہو سکتے۔ میرے نزدیک جناب میاں صاحب پر تہمت نفاق کی لگانا برا ہے۔

حررہ

رضا احمد برکاتی قادری آل رسولی

☆

مولوی علی اسد اللہ قادری مجیدی بدایونی

مرید خاص حضور شاہ عین الحق

جو عقیدہ حضرت جناب میاں صاحب قبلہ نے تحریر فرمایا ہے حق ہے۔ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما مذہب میرا اور میرے اکابر کا یعنی حضرت جناب پیر و مرشد برحق اور میرے اُستاذوں کا ہے۔ جو شخص اُس کا انکار کرتا ہے گمراہ و بے دین ہے۔

علی اسد اللہ حنفی قادری مجیدی

(جس نے بیعت جناب مولانا و مرشدنا قبلتنا و کعبتنا و مولانا عبدالمجید صاحب ملقب بہ خطاب مستطاب شاہ عین الحق قدس اللہ سرہ العزیز سے بتوفیق الٰہی وعنایت ایزدِ نامتناہی حاصل کی ہے)

☆

مولوی عنایت احمد قادری بدایونی

تلمیذ و مرید تاج الفحول

عقائد جناب میاں صاحب قبلہ جو تصنیفات جناب والا میں مندرج ہیں سب حق ہیں اور میرا یہی عقیدہ ہے۔ مخالف عقائد حضرت کا گمراہ محض۔

عنایت احمد ولد حافظ علی اسد اللہ

(غلام و مرید حضور جناب مولانا محب الرسول عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم علینا)

☆

مولوی حافظ اشتیاق علی قادری بدایونی

مرید حضور تاج الفحول

جو عقیدہ جناب میاں صاحب قبلہ و کعبہ کا ہے وہی میرا ہے اور رسالے جناب میاں صاحب قبلہ و کعبہ کے سب صحیح و درست ہیں۔ جو میاں صاحب قبلہ کو برا کہے وہ بدمذہب و کاذب ہے۔

حافظ اشتیاق علی قادری محب الرسولی

☆

مولوی محمد طاہر الدین صدیقی فرشوری

مرید حضور خاتم الاکابر، خلیفۂ سرکار نور

میرا وہی عقیدہ ہے جو جناب میاں صاحب قبلہ کا ہے۔

محمد طاہر الدین عفی عنہ

☆

مولانا محمد نورالدین قادری بدایونی

میرے اعتقاد اور یقین کے نزدیک جو شخص جناب فیض مآب عالی جناب میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم کے اوپر تہمت مندرجہ سوال لگاتا ہے وہ منکر فضائل اہل بیت کرام و نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے اور عقائد مندرجہ کتاب شریف موافق احکام وآیات وحدیث وقیاس بزرگان دین کے، مطابق مذہب اہل سنت وجماعت کے ہیں۔ کچھ شک نہیں ہے زیادہ تحریر بہ نسبت تصدیق اُس تالیف عالی وتصنیف گرامی کی منجانب مجھ ہیچ مداں کے داخل گستاخی ہے۔ بہ اتباع حکم مندرجہ سوال کے اس قدر مجملاً تحریر ہے۔

محمد نورالدین بقلم خود

☆

مولوی غلام قنبر صدیقی بدایونی

مرید حضور خاتم الاکابر، خلیفۂ سرکار نور

عقیدۂ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما برحق ہے۔ حضرت میاں صاحب قبلہ نے جو اپنے رسالوں میں عقیدے تحریر فرمائے ہیں سب صحیح ہیں اور مطابق ہیں عقائد اہل سنت اور مشائخ طریقت کے اور یہی عقیدہ میرا اور میرے امام اور میرے سب مرشدوں کا ہے۔ جو کوئی خلاف عقائد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہے وہ گمراہ ہے۔

غلام قنبر عفی عنہ

مرید جناب سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ

☆

مولوی اعجاز احمد قادری بدایونی

مرید حضور خاتم الاکابر، مجاز سرکار نور

ماصرحہ سیدنا و مولانا امام الاکابر حجۃ الخلف بقیۃ السلف فی مؤلفاتہ حق حقیق

بالاتباع و موافق بالاجماع و مطابق لتصریحات ساداتنا العظام و مشائخنا الکرام أدام الله برکاتهم علینا و علی رؤوس الاتباع قال السید السند فخر الاجلة سند المحققین سیدی سندی مولانا عبدالواحد البلجرامی فی تالیفه الشریف و کتابه المنیف الذی سماه بہ 'سبع سنابل' فی السنبلة الثانیة

چوں اجماع صحابہ کہ انبیا صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شدہ و مرتضی نیز دریں اجماع متفق و شریک بودند مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است خانماں یا فدائے نام مرتضیٰ بادل و جان ما نثار اقدام مرتضی باد کدام بدبخت ازل کہ محبت مرتضی در دلش نباشد و کدام راندۂ درگاہ مولیٰ کہ اہانت روادارد۔

وقال امام المحدثین مقدام المفسرین مفتی احمد دحلان مفتی الشافعیة بمکة المحمیة فی کتابه 'السیرة النبویة' متعلقا بصلح حدیبیة

ودل جواب ابی بکر الموافق لجواب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ان ابابکر اکمل الصحابة علما و اعرفهم باحوال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلمهم بامور الدین واشدهم موافقة لامر الله تعالی فهو من الدلائل الظاهرة علی عظیم فضله وبارع علمه وزیادة عرفانه ورسوخه وزیادته فی کل ذلک علی غیره۔

فبعد ذلک التحقیق الرشیق من خالف هذا الطریق واتهم بالتقیة و النفاق السید السند فهو رافضی مبتدع و ضال مخالف لاهل السنة والجماعة وفی بحر الهوی غریق

حررہ

اعجاز احمد قادری آل رسولی

☆

مولانا جمیل الدین عباسی بدایونی

امام جامع مسجد بدایوں، تلمیذ تاج الفحول، مرید و خلیفہ سرکار نور۔

جو رسائل و تحریرات حضرت مرشدی و مولائی فی الملوین، ملاذی و معاذی فی الکونین، ہادینا الی صراط مستقیم حضرت مولانا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری سجادہ نشین خاندان برکاتی دربارۂ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ عنہما میں نے دیکھے وہ واقعی مطابق عقائد عام اولیائے کرام و علمائے عظام

متقدمین و متاخرین کے ہیں۔ کتب عقائد اہل سنت و جماعت میں دربارۂ افضلیت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تحریرات ہیں اُس میں کچھ تذکرہ خلافت ظاہری دنیاوی کا نہیں ہے، بلکہ جیسے افضلیت حضور شفیع المذنبین کی دیگر انبیا علیہم السلام پر مسلم کافۂ علمائے کرام ہے، اسی طرح افضلیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بعد الانبیا علی الاطلاق اُن کے کلام سے پائی جاتی ہے۔ اب اُن کے کلام کو اس امر پر محمول کرنا کہ افضلیت سے مراد فضیلت ظاہری دنیاوی خلافت کی ہے محض اتباع رفضہ لیام ہے۔ افسوس ہے کہ بعض جہلا باوجود ادعائے صوفیت بلکہ اقرار انتساب سلسلۂ علیہ برکاتیہ مارہرویہ کے ایسے کلمات ہذیانات اپنی زبان سے نکالتے ہیں اور مصداق خسر الدنیا والآخرۃ بنتے ہیں اُن کے کلام قابل اعتبار نہیں کہ خلاف اپنے اسلاف کے عقائد واہیہ ظاہر کرتے ہیں۔ مَیں ایسے شخص کو محض گمراہ و بے دین و مذاق شریعت و طریقت سے بے بہرہ جانتا ہوں۔

محمد جمیل الدین قادری خادم برکاتی عفی عنہ

☆

مولوی عبد العلام غلام صمدانی قادری بدایونی

ابن قاضی شمس الاسلام مجیدی بدایونی

حضرت والد ماجد مدظلہم العالی نے جو کچھ جواب استفسار میں نسبت عقائد و تصنیفات حضرات بابرکات تحریر فرمایا ہے مَیں بھی اُس کو اپنا دین و ایمان جانتا ہوں اور بے شک ایسا ہی ہے۔

محمد عبد العلام غلام صمدانی قادری حنفی بدایونی

☆

مولوی فضل حق

جناب میاں صاحب قبلہ و کعبہ مدظلہم العالی نے جو کچھ رسائل میں تحریر فرمایا ہے وہ بالکل

درست ہے اور وہی عقائد اہل سنت کے ہیں اور میں انہیں عقائد کو عقائد حقہ سمجھتا ہوں۔

فضل حق ختم اللہ لہ بالحسنیٰ

☆

مولوی محمد نجم الاسلام قادری بدایونی

مرید حضور خاتم الاکابر

جوعقیدہ جناب میاں صاحب قبلہ وکعبہ کا ہے وہی میرا ہے اور رسالے جناب میاں صاحب کے سب حق ودرست ہیں۔ جو جناب میاں صاحب کو برا کہے اُس کو میں برا جانتا ہوں۔

محمد نجم الاسلام

مرید حضرت سید شاہ آل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ

☆

مولوی ریاض الاسلام قادری بدایونی

جوعقیدہ حضرت میاں صاحب قبلہ وکعبہ کا ہے اُس کو میں حق جانتا ہوں۔

محمد ریاض الاسلام

مولوی قوی الاسلام قادری بدایونی

عقیدہ حضرت پیر ومرشد متعنا اللہ بدوام ظلہم العالی راست وبرحق ہے۔

اذل الخلیفۃ بل لا شی فی الحقیقہ عبدہ المستہام

قوی الاسلام غفر اللہ لہ الآثام

☆

مولوی محمد عبد الحی قادری بدایونی

متخلص بہ بیخود، تلمیذ داغ

عقیدۂ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما میں مَیں اپنے پیرو مرشد حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب قبلہ مدظلہم العالی کا مقلد و متبع ہوں اور اس کے سوا مَیں حضرت ممدوح کو ہر طرح ہادی و رہنما جانتا ہوں اور اُن کے مخالفین کو مخالف اہل سنت سمجھتا ہوں۔

العبد المذنب

محمد عبدالحی عفی عنہ قادری حنفی بدایونی

خلف مولوی غلام سرور صاحب مرحوم

☆

مولوی غلام حسنین صدیقی بدایونی

مرید و خلیفۂ سرکار نور

مسئلہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ عنہما میں جناب مرتضوی رضی اللہ عنہم اجمعین پر میرا وہی عقیدہ ہے جو میرے پیرو مرشد برحق کا ہے۔

غلام حسنین قادری ابوالحسینی

☆

مولوی نورالدین احمد عباسی بدایونی

مرید سرکار نور

جو عقیدہ حضرت سیدی مرشدی و مولائی ملجائی و ماوائی جناب سید شاہ ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قبلہ لازالت شموس افاضاتھم طالعۃً علینا کا ہے وہی عقیدہ اِس خاکسار کا ہے، مخالف کو مخالف شریعت وطریقت جانتا ہوں۔

نورالدین احمد عباسی حنفی ابوالحسینی ختم اللہ لہ بالخیر

★

مولوی محمد خورشید قادری

مرید حضور خاتم الاکابر

عقیدۂ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما اور دوسرے عقائد جو جناب میاں صاحب قبلہ نے اپنی تصانیف میں تحریر فرمائے ہیں میرے اعتقاد میں سب برحق ہیں۔ جو شخص جناب میاں صاحب کے عقائد کو گمراہی بتلائے وہ گمراہ ہے۔

محمد خورشید علی قادری آل رسولی

☆

مولوی سدید الدین شائق عباسی بدایونی

ابن مولوی صبیح الدین عباسی نواسہ شاہ عین الحق، تلمیذ تاج الفحول، مرید خاتم الاکابر

رسائل مصنفہ حضرت میاں صاحب قبلہ سب صحیح اور درست ہیں۔ حضرت امام اعظم سے لے کر آج تک تمام فقہا و محدثین کرام اور اکابر صوفیہ عظام اور مشائخ طریقت اور پیشوایان شریعت کا مسئلۂ تفضیل میں مطابق عقیدۂ حضرت میاں صاحب قبلہ کے مسلک ہے۔ جو شخص حضور پر افترا کرتا ہے عاصی و جفا کار، مُذنب و پُر خطا ہے۔ ایسے اہل تمسخر جن کے مشرب میں مشائخ عظام و سادات کرام کی توہین پر مذاق منحصر ہو اُن پر ہزار نفریں۔ یہ سب ہوا و حرص نفسانی کا قصور اور شاگردئ ابن سبا کا فتور ہے۔ و علی ھذا و جدنا اساتذتنا و مشائخنا و نحن علی ذلک ان شاءاللہ تعالی نحي و نموت

محمد سدید الدین شائق

عباسی ہاشمی قادری برکاتی آل رسولی

مولوی غلام سادات صدیقی بدایونی

مرید سرکار نور

رسائل مصنفہ حضور پرنور مرشدی و مولائی دامت برکاتہم خاکسار نے دیکھے، مسئلۂ تفضیل اور دیگر مسائل مندرجہ میں میرا اور میرے اساتذہ اور مرشدان طریقت کا یہی عقیدہ ہے۔ جو شخص کہ خدام حضور والا کی نسبت گمان مخالفت عقائد اہل سنت رکھتا یا تہمت تقیہ و توریہ کی لگاتا ہے وہ بدمذہب و گمراہ ہے۔

عبدہ غلام سادات قادری ابوالحسینی عفی عنہ

☆

مولوی قاضی محمد شمس الدین قادری بدایونی

مرید تاج الفحول

مَیں عقیدۂ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ عنہما میں بلکہ تمام عقائد دینیہ میں مقلد و متبع اپنے مرشد برحق جناب غوث الاسلام والمسلمین، ملاذی و معاذی، قبلۃ العارفین، سند الواصلین مولانا مولوی عبدالقادر صاحب قبلہ دامت برکاتہم کا ہوں اور حضور اقدس امام الاولیا، سند الاصفیا مولانا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب مارہروی دام ظلہم العالی کا جو کچھ عقیدہ حقہ ہے وہی مسلک میرا ہے اور سب عقائد حضور کے صحیح و حق، موافق مذہبِ اہل سنت و جماعت کے ہیں۔ ان حضرات کی مخالفت عقائد میں باعث خروجِ دینِ اسلام سے جانتا ہوں۔

کتبہٗ

عاجز قاضی محمد شمس الدین احمد
قادری معینی برکاتی بدایونی

☆

مولوی حافظ سراج الدین قادری بدایونی

مرید و خلیفہ سرکار نور

میرا وہی عقیدہ ہے جو میرے حضرت مرشد برحق جناب میاں صاحب قبلہ وکعبہ کا ہے اور جناب میاں صاحب قبلہ وکعبہ کا عقیدہ مطابق عقیدۂ حضرت سیدنا و مولانا حضرت سید شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ عنہ اور حضور غوث المسلمین حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ کے ہے۔

بعضے لوگ جو ظاہر میں سُنی اور درحقیقت رافضی ہیں، صرف دنیا حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو صوفی، مریدِ خاندان برکاتی اور سنی بے تعصب کہتے ہیں، علم اور تعزیوں کے ساتھ برہنہ سر اور

برہنہ پا اور ہاتھ میں خاک شفا کا کنٹھا، ہر علم کو سلام اور ہر تعزیے پر فاتحہ خوانی اور کربلا فرضی میں نشانوں کا طواف اُن کے رافضی ہونے کی نشانی ہے۔ جناب میاں صاحب قبلہ پر تہمت تقیہ و نفاق کی لگاتے ہیں اور اُن کے مریدین و شاگردین طرح طرح کی بے ادبیاں خدمت بزرگانِ دین میں کرتے ہیں سخت جاہل اور گستاخ ضال و مضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق توبہ عطا فرمائے اور توبہ اُن کی قبول فرمائے۔

خاکسار
حافظ سراج الدین حنفی ابوالحسینی بدایونی

☆

مولانا غلام شبر قادری بدایونی

تلمیذ تاج الفحول، مرید و خلیفۂ خاص سرکار نور

حضور اقدس مرشدی و مولائی، قبلہ و کعبہ ام حضرت میاں صاحب قبلہ سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری دامت برکاتہم و فیوضہم نے جو رسالے افضلیت حضرات شیخین رضی اللہ عنہما اور دیگر عقائد میں تالیف و تصنیف فرمائے ہیں موافق مذہب جمہور ائمہ اہل سنت و جماعت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ہیں۔ کتب دینیہ میں جس طرح سے عقیدہ افضلیت جناب خاتم رسالت ﷺ دیگر انبیائے عظام پر اور افضلیت دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا باقی افراد بشری پر بمعنی فضل کلی یعنی اکرمیت عند اللہ و قرب رب الارباب کے مصرح ہے اسی طرح فضل کلی علی الاطلاق حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کا جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ سے اور دیگر اصحاب باصفا پر باجماع اکابر دین محقق و منقح ہے۔

چوں کہ بعض حضرات اہل بدایوں میں جن کے اسلاف کرام عمائد و اخیار میں محسوب تھے اور اُن کی اولاد اب بھی رؤسا و اہل علم و فقر جانے جاتے ہیں اور اباً عن جدٍ غلام خاندانِ برکاتی ہوتے آئے ہیں اور باوجود اِدعائے سنیت میلان بہ رفض رکھتے ہیں مسئلۂ تفضیل کا شور و شغب زیادہ ہے، علمائے اہل سنت سے اُن کے دلائل قاہرہ سن کر مناظرۂ تحریری و زبانی سے ہمیشہ گریز کر جاتے ہیں۔ اگر مجبوراً کسی جلسے میں گھر جاتے ہیں اور اُن سے دلیل اُن کے مذہب کی پوچھی جاتی ہے تو سوائے افترا

و بہتان کے کچھ جواب نہیں۔ بعض فرماتے ہیں کہ ہم خلافتاً حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کو افضل جانتے ہیں لیکن قرب ربانی اور عرفانِ الٰہی میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو افضل جانتے ہیں اور یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے۔ جب پوچھیے کہ دلیل بیان کیجیے یا جن کا آپ اتباع وتقلید کرتے ہیں اُن کا نام لیجیے تو سوائے اِس کے کہ ہم ایسا ہی جانتے ہیں اور یہ عقیدہ بلاذریعے آسمان سے ہمارے قلب میں آیا ہے اور کچھ جواب نہیں۔ اِن حضرات سے خطاب کرنا ہمارا کام نہیں۔

اہل علم خود سمجھ لیں کہ یہ کیا دعویٰ ہے اور اِس مدعیٰ پر شریعتِ نبوی کیا حکم دیتی ہے؟ بعض کا قول ہے کہ عقیدہ ہمارا مثل فرقۂ مذکورہ بالا ضرور ہے، لیکن ہم سنی تفضیلی ہیں۔ اس گروہ کی بھی کتب مذہب مثل قرآن روافض کسی غار میں مستور ہیں۔ اِن حضرات سے ہم صرف اتنا گزارش کرتے ہیں کہ مفضلہ اہل سنت سے نہیں، بلکہ رافضی ہیں۔ علمائے اہل سنت غلاۃ رفضہ اور مفضلہ کا ذکر اور رد ایک ساتھ فرماتے ہیں۔ بلکہ یہ مطرودِ روافض و مردودِ اہل سنت ہیں۔ اگر سند کی ضرورت ہو ملاحظہ کیجیے حضرت عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین مولانا محدث دہلوی صاحبِ اثنا عشریہ قدس سرہ باب اول تحفہ کیفیت حدوث تشیع میں ارشاد فرماتے ہیں، ملخصاً تحریر ہے:

کلاں تر ایں گروہ عبداللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی بود کہ سالہا در یہودیت علم تلبیس و اضلال افراختہ شود و دغا و غل باختہ خیلے پر کار برآمدہ بود ہر کسے را از اہل فتنہ بطورے فریب دادن آغاز نہاد اولاً اظہار کمال محبت و اخلاص بخاندان نبوی و دودمان مصطفوی و تحریض بر محبت اہل بیت و استحکام دریں امر شروع کرد ایں معنی مقبول خاص و عام و مرغوب کافہ اہل اسلام گردید چوں جماعہ را بایں دام گرفتار کرد اولا القا نمود کہ جناب مرتضوی بعد از پیغمبر افضل مردم و اقرب ایشاں است بسوئے پیغمبر وصی او و برادر او و داماد اوست ہر گاہ دید کہ تلامذۂ او بتفضیل جناب مرتضوی بر جمیع اصحاب قائل شدند جماعہ را از خلص اخوان خود سر دیگر تعلیم کرد کہ جناب مرتضوی وصی پیغمبر بود و پیغمبر او را بنص صریح خلیفہ ساختہ و خلافت او در قران مجید از آیہ اِنَّمَا ولیکم اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مستنبط می شود لیکن صحابہ بغلبہ و مکر وصیت پیغمبر را ضایع ساختند و حق مرتضیٰ را تلف نمودند و ہر ہمہ برائے

طمع دنیا از دین برگشتند و بریک را بکتمان ایں سر وصیت بالغہ نمود چون دید کہ ایں تیر او ہم بر ہدف نشست جماعہ را از اخص الخواص شاگردان خود برچیدہ بعد از گرفتن عہد سر دیگر باریک تر درمیان نہاد اعلَمُوْا ان عَلیًا ھو الا لہ و لا اِلٰہ اِلَّا ھُو پس لشکریاں حضرت امیر بسبب رد و قبول وسوسہ ایں شیطان لعین چہار فرقہ شدند اول فرقہ شیعہ اولیٰ وشیعہ مخلصین کہ پیشوایان اہل سنت و جماعت اند و ایں گروہ من جمیع الوجوہ از شر آں ابلیس محفوظ ماندند دوم فرقہ شیعہ تفضیلیہ کہ جناب مرتضوی را بر جمیع صحابہ تفضیل می دادند سوم فرقہ شیعہ سبیہ کہ جمیع صحابہ را ظالم و غاصب بلکہ کافر و منافق می دانستند چہارم فرقہ شیعہ غلاۃ قائل بالوہیت آنجناب شدند اما غلاۃ پس بجہت ظہور بطلان معتقد ایشاں ہذیانات آنہارا کسے گوش نمی کرد اما تفضیلیہ پس بایں جہت کہ از ہر دو طرف راندہ در وسط ماندہ بودند سبیہ وتبرائیہ ایشاں را از خود نمی شمردند و درعداو شیعہ علی نمی آوردند کہ داد محبت اہل بیت کہ بزعم ایشاں منحصر در سب وتبرائے صحابہ و ازواج است نمی دہند و جماعہ مخلصین آنہارا برغیر روش جناب مرتضوی دانستہ و مورد وعید آنجناب انگاشتہ تحقیر وتذلیل می کردند لا فِی العیر و لا فِی النفیر درحق ایشاں راست آمد۔

اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ مفضلہ روافض متبعین ابن سبا ہیں۔ بعض فرماتے ہیں کہ گو صوفیہ متقدمین مسئلۂ تفضیل کو موافق مذہب اہل سنت کتابوں میں درج فرما گئے، لیکن ہمارے آبائے کرام کو سینہ بہ سینہ تعلیم کرتے آئے کہ زبان سے موافق اہل سنت کہنا اور دل میں مثل روافض دوسرا عقیدہ رکھنا۔ ان حضرات کی خدمت میں چند التماس ہیں:

اول بکمال ادب پوچھتے ہیں کہ مطابق آپ کے بیان کے حضرات مشائخ افضل البشر بعد الانبیاء فی العرفان علی کرم اللہ وجہہ آپ کو تعلیم کر گئے اور وصیت اخفائے مذہب حسب قول روافض استر مذہبک بھی پھر آپ خلاف معمول و وصیت آبا اقرار زبانی وتحریری سے انکار اور بایں زور وشور افضلیت حضرت مولیٰ رضی اللہ عنہ کا اظہار اب کس طرح فرماتے ہیں؟ یا وہ وصیت مثل متعہ روافض مؤقت تھی؟ یقینا اس کا جواب آپ کچھ نہ دے سکیں گے۔ مگر ہمارے ذہن میں ایک

جواب آتا ہے، مرہونِ منت ہو کر آئندہ یاد رکھیے وھو ھذا اگر بقول آپ کے آپ کے بزرگوں نے وصیت اخفائے مذہب کی تو صرف بہ نظر ایفائے بیعت و خوف سلب ایمان کے، اولاً جن عرفا سے اُن کو شرف بیعت حاصل تھا وہ اپنے وقت میں ایسے با عظمت و تصرف تھے کہ جو شخص اُن کے سلسلے میں داخل نہ ہوتا تھا بالکل پایہ اعتبار و اعزاز سے ساقط ہوتا تھا اور مریدان و خلفا کی نہایت عظمت و خدمت ہوتی تھی اگر احیاناً کوئی شامت زدہ براہ انکار چلتا خسران دینی و دنیوی سر دست موجود تھا۔ لہٰذا اُن کو ضرور ہوا کہ بغرض حصول اعتبار مرید بھی ہوں اور پھر انکار و اختلاف ظاہری بھی نہ کر سکیں۔ اب آپ کو اُن کے جانشینوں کے ایمان میں بھی کلام ہے تا بعرفان چہ رسد؟ کیا ہے جو چاہیے فرمایئے۔

ثانیاً جب سرخیل قافلہ بلکہ اُن کے اکثر متبعین مذہب اہل سنت پر دستخط کر چکے، اب اپنے خاص احباب کے روبرو مخالفت عقائد کا اظہار اور تحریروں کے عدم شیوع پر اصرار کیوں ہے؟ وہ کتابیں جواب اپنے بعض احبائے جہال یا بعض اطفال خورد سال کو دکھاتے ہیں کاش ایک بار ہمارے روبرو بھی سند میں پیش ہوئیں تو آئندہ کو نہ دھوکہ دہی موقوف اور باب افساد عقائد مسدود ہو جاتا۔ لیکن ہم کو ضرور ہے کہ اُن آپ کے مکائد کو ظاہر کر دیں، گو بحمد اللہ اب تک اہل سنت میں سے کوئی آپ کے دام تزویر میں نہیں آیا۔ لیکن بعض کم علم مشتبہ ضرور ہو گئے ہیں۔

'آئین احمدی' نام جو ایک کتاب سرکار مارہرہ شریفہ کے کتب خانے کی آپ کے ہاتھ آ گئی ہے جس کو آپ خاص مصنفہ حضور پر نور قبلہ جسم و جاں حضرت اچھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر کو کے بعض عبارات سے جو مثبت فضائل حضرت مولیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ ہیں اکثر لوگوں کو دھوکے میں ڈالتے ہیں اور کم علموں سے افضلیت فی العرفان اُس کے معنی بیان کرتے ہیں نہ حضور پر نور جناب مرشدی قدس سرہ کی تصنیف ہے اور نہ کسی خاص خلیفہ و مرید کی، نہ اس پر وثوق ہے کہ وہ جزواً یا کلاً حضور نے ملاحظہ فرمائی، نہ اُس کے جامعین نے لحاظ تحقیق و تحریر روایات کتب اہل سنت کیا، بلکہ حسب ارشاد حضور والا بہت سے خدام ذوی الاحترام نے خلاصہ و اصول اُن علوم و فنون کے جن کی کتابیں سرکار میں موجود تھیں ایک مجموعہ ترتیب دیا، بعض فنون میں جو مختصر رسائل

متقدمین مل گئے بعینہ درج کر دیے، بعض علوم ملخصاً و ملتقطاً خود تحریر کر کے شامل کر دیے۔ جس کی جلدیں قریب ساٹھ کے تھیں، اب بھی چند جلدیں سرکار میں موجود ہیں، باقی اکثر تلف ہو گئیں۔ معلوم نہیں کہ وہ عبارت جو آپ اکثر لوگوں کو دکھلاتے ہیں اُن اقسام دوگانہ سے کون سی قسم کے تحت میں داخل ہے؟ اگر رسائل متقدمین سے نہیں تو جامع و مصنف اُن کا کون ہے؟ پھر آیا مصنف نے وہ خاص اپنا عقیدہ لکھا ہے یا کسی خاص گروہ کا؟ اگر یہ بھی ہم تسلیم کر لیں کہ وہ کتاب مصنفہ حضور پرنور جناب اچھے میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور وہ عبارت بھی خود حضور ہی نے لکھی ہے تو وجہ عدولِ مذہب آبائی سے بیان کیجیے اور نشان دیجیے کہ اُس کتاب یا دوسری تصنیف میں حضور نے جناب قبلۃ العرفا سند الوقت میر عبدالواحد صاحب بلگرامی اور حضور محبوب العاشقین سیدی سندی حضور سید شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضور حجۃ الکاملین میر سید محمد صاحب کالپوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات کی تضعیف یا تضلیل فرمائی اور ہم پر اُس کے حجت ہونے کے کیا وجوہ ہیں؟

اِس سے بڑھ کر تعجب انگیز یہ امر ہے کہ اُسی کتاب، اُسی فصل میں جو مضامین اُنھیں شرائط سے جو آپ کی عبارات استدلالی میں ہوں اگر خلاف آپ کے مدعا کے درج ہوں تو وہ قابل لحاظ نہ ٹھہریں، اُس کتاب میں جس جگہ کوئی عبارت بقول آپ کے مفید مطلب تحریر تھی (حالانکہ یہ گمان غلط ہے) اُسی جگہ آپ کے بالکل خلاف بھی مندرج ہے۔ آپ کا اُس کتاب کو چھپانا بے وجہ نہ تھا، مگر آپ کی قسمت کا لکھا کہ وہ کتاب ایک شب کو کسی آپ کے نیازمند خاص کے ہاتھ لگ گئی، مقامات متعددہ سے چند عبارتیں جو نقل کی گئی ہیں کچھ اس وقت حاضر کرتے ہیں، کچھ پھر پیش کی جائیں گی۔ کتاب نکالیے اور مطابقت کیجیے، اگر واقعی وہ عبارتیں کتاب مذکور میں پائی گئیں تو آپ پر حجت تمام ہو گئی۔

آئین احمدی در فصل ثانی بیان تصوف و صوفی متعلق قسم ثالث عشر فی شغل الاعظم فرمودہ:

لان الصَفا صفة الصَدیق ان اردت صو فیا علی التحقیق از آنچہ کہ صفا را اصلی است و فرعی اصلش انقطاع دل از اغیار فرع خلو دل از دنیائے غدار و ایں صفت

صدیق اکبرست رضی اللہ تعالیٰ عنہ از آنچہ کہ امام اہل طریقت بعد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام او بود۔ اے برادر! سہ قوانین وملوک فاش کردن ممنوع است ایں خود سر حق است واظہار آں کفر است نعوذ باللہ منہا چنانچہ در خبر است

چرا کہ اگر بر دست ناشایشتہ بہ افتد ہلاک گردد مگر طالب صادق کہ لائق ایں اسرار باشد پوشیدہ نباید داشت چناں چہ حضرت مصطفی ﷺ فرماید من وضع الحکمۃ بغیر اھلہ فقد ظلم ومن منع عن اھلہ فقد ظلم۔ کس را دہند ایں اسرار کہ او باشد چو بوبکر یار غار انتہی بلفظہ الشریف۔

یہ وہ کتاب ہے جس پر آپ کو مدت سے ناز تھا۔ فرمائیے امام اہل طریقت بعد النبی ﷺ کے کیا معنی ہیں؟ کیا کہہ دو گے کہ صرف نماز کے امام تھے۔ جو کتاب آپ نے استناداً دکھائی تھی اُس سے بحول اللہ ہم اپنا مدعا ثابت کر چکے۔ اب ہم اپنے انہیں مرشدان عظام کے مصنفات پیش کرتے ہیں بغور وانصاف ملاحظہ کیجیے۔ حضور محبوب العاشقین سیدنا ومولانا حضرت سید شاہ حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نفص الکلمات' جلد اول میں جو مؤلفہ حضور والا بلکہ خود حضور کے دست مبارک کی تحریر ہے ارشاد فرماتے ہیں:

کلمۃ اللہ فی احوالِ اَولیاء اللہ تعالی ابو بکر رضی اللہ عنہ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ شیخ الاسلام واز بعد انبیا خیر الانام خلیفۃ پیغامبر و امام وسید اہل تجرید وشاہنشاہ ارباب تفرید و پر اکرامات مشہور ومشائخ وے را مقدم ارباب مشاہدہ دانستہ اند مرقلت حکایت راچوں بشب نماز کردے قرآن نرم خواندے و عمر رضی اللہ عنہ بجہر خواندے پرسید رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ چرا نرم می خوانی گفت انا اسمع من اناجیہ از آنکہ می دانم کہ از من غائب نیست وبہ نزدیک وے نرم بلند یکساں است وے را صدیق گویند والصدیق من الناس من کان کاملا فی تصدیقہ لما جاء تبہ رسل اللہ عملاً وعلماً قولا وفعلا ولیس یعلوا من مقام الصدیقیۃ الا مقام النبوۃ قال اللہ تعالی اولئک الذین انعم اللہ علیھم من

النبیین و الصدیقین و الشهدائِ و الصَالحین فلم یجعل سبحانه بین مرتبی النَبوَ قوَ الصِدِیقیه مرتبة اُخرٰی یتخللها و الیه الاشارة بقوله علیه السَلامِ کنتُ انا وَ اَبُوْ بکر کفرسی رهان فلو سبقنی لامنت له و لکن سبقته فامن لی۔ وے گوید ما رایت شیئاً اِلَّا و رایت اللّٰہ قبله۔

ہر آنکس را کہ وحدت در شہود است نخستیں نظر در نور وجود است

صدیق وقتے بلال را خرید رسول صلی اللہ علیہ وسلم مود کہ مرا شریک کن در بیع بلال صدیق گفت یارسول اللہ خدائے لاشریک است ایں سخن بس بلند است بفہم کم آید چون وے را بخلافت بیعت کردند بر منبر شد و خطبہ کرد و اندر میانہ خطبہ گفت و اللّٰہ ما کنت حریصاً علی الامارة یوماً و لا لیلة و لا کنت راغباً و لا سالتها اللّٰہ قط فی سِرٍ وَ عَلانیة وَمَا لی فِی الْاِمَارَةِ مِنْ راحَةٍ پس اقتدائے ایں طائفہ بتجرید و تمکین و حرص بر فقر و تمنی ترک ریاست بدو است۔

اب حق واضح ہو گیا اور آفتاب تحقیق وسط السما میں پہنچا۔ برائے خدا مکابرے سے باز آئیے اور کچھ پاس بیعت فرمائیے، ورنہ بیعت و ایمان کا ایسا ارتباط نہیں کہ یہ سہل ایک دوسرے سے جدا ہوں۔ مخالفت عقائد مرشداں باعث فسخ بیعت اور فسخ بیعت کا جو نتیجہ ہے وہ ظاہر ہے۔ کاش اس توریے و تقیے کا اہتمام خاص اپنے آبائے کرام پر ہوتا۔ دلیری دیکھیے کہ چشم حیا و غیرت بند کر کے کہہ دیا کہ ”تمام مشائخ کرام و مسند نشینان و خلفائے سرکار مارہرہ کا مذہب بھی تفضیل حضرت مولیٰ کرم اللہ وجہہ ہے“۔ پھر یہ افترا نہ صرف انہیں حضرات بابرکات کی نسبت ہے جو عالم شہادت سے تشریف لے گئے بلکہ حضرت زبدۂ ارباب طریقت عمدۂ اصحاب حقیقت جناب میاں صاحب قبلہ اور حضرت قامع الروافض مولانا و ملاذنا جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب دامت برکاتہما کو (کہ اِن دونوں حضرات بابرکات کے کتنے ہی رسالے عقائد اہل سنت میں بزبان عربی و فارسی طبع ہو کر مشتہر ہوئے) اِس افترا میں شامل کر لیا اور کہہ دیا ”یہ دونوں حضرات بھی گوشۂ تنہائی میں ہمارے مذہب کی حقیقت کی تصدیق فرماتے ہیں“۔ اگر ان حضرات کی وہ تصنیفات آپ کی استعداد سے باہر تھیں تو رسالہ العسل المصفی بزبان

اردو موجود تھا اور رسالہ 'احسن الکلام' کا بھی مولوی غلام سادات صاحب نے آپ جیسے ہی صاحبوں کے سمجھنے سمجھانے کی غرض سے ترجمہ طبع کرا دیا تھا۔

جو حضرات کہ مدت سے رد روافض و مفضلہ فرما رہے ہیں کیوں کر تقیے میں خود مبتلا ہو سکتے ہیں؟ یہ حضرات ورثہ انبیا علیہم السلام اور نائب ائمہ کرام ہیں۔ جبر و حکومت آپ کا بعضے سلاطین جابر عباسیہ سے اور دار الامارہ آپ کا دار الخلافۃ بغداد سے زیادہ نہ تھا، علمائے اہل سنت نے اُس وقت بھی کیسے احقاق حق میں مداہنت روا نہ رکھی، گو جانیں تلف ہو گئی ہوں۔ عبارت 'آئینِ احمدی' 'فص الکلمات' سے جو ہم نے اوپر نقل کی اور 'سبع سنابل شریف' مصنفہ حضور قبلۃ العرفا سند الوقت میر عبد الواحد صاحب بلگرامی قدس سرہٗ سے جس کی اکثر عبارتیں بعض حضرات نے اِسی مجموعے میں نقل کیں ہیں۔ علاوہ بر آں وہ کتاب مشہور ہے، حق ہونا تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما کا اور یہی عقیدہ ہر ایک صاحب سجادہ کا ثابت ہو گیا۔

لیکن ہم پر جس طرح یہ ضرور تھا یہ بھی لازم ہے کہ آپ کے نسبی بزرگوں پر سے بھی اس الزام کو رفع کریں۔ جناب عمدۃ المفسرین، زبدۃ الکاملین قاضی عبد السلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کہ مرید حضور غوث الاسلام والمسلمین حضرت سید شاہ آل احمد قدس سرہٗ الشریف اور خلیفۃ حضور قطب الواصلین حضرت سیدنا و مولانا سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کے تھے) جو ہم سے زیادہ آپ کے واجب التعظیم ہیں اور ہمارے اور آپ کے نزدیک جامع علوم ظاہری و باطنی تھے، کتاب 'اخبار الابرار' میں جو مصنفہ جناب قاضی صاحب مرحوم بلکہ اُن کے دست خاص کی لکھی ہوئی تھی اور اِس وقت تک اس طرح پر محفوظ ہے کہ آپ نہیں فرما سکتے کہ ''اُس میں کچھ تصرف کسی مخالف کا ہوا ہو''۔

باب مناقب صحابہ کرام میں فرماتے ہیں:

بایددانست کہ اجماع اہل سنت و جماعت براں منعقد گشتہ کہ خلفائے اربعہ را افضل ایشاں دانند بر ترتیب خلافت و ابو شکور سالمی کہ از اکابر علمائے حنفیہ است در تمہید خود آوردہ کہ بعد خلفائے اربعہ افضل الناس اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور فضائل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں:

حضرتش خلیفۂ اول و یکے از عشرۂ مبشرہ وافضل البشر بعد آں سرور باجماع امت و بہ
فحوائے کلام ربانی بودہ حیث قال وسیجنبها الاتقی الذی یوتی ماله یتزکی
پس بمتقضائے آیہ کریمہ ان اکرمکم عنداللہ اتقکم در افضلیت وے بر سائر
صحابہ اشتباہے وارتیابے نماندہ وہم چناں آیات دیگر بر فضائل اودال است کما
قال اللہ تعالیٰ ثانی اثنین اذهما فی الغار اذیقول لصاحبه لاتحزن ان اللہ معنا
چوں کہ ایں فضائل ثلثہ بہ نص قرآنی در وے یافتند وے را بامر خلافت مخصوص
نمودند۔

اب ذرا اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ عبارت لکھنے والا تقیہ وتوریہ کرسکتا ہے؟ کیا اِس عبارت میں کوئی ایسا پیچ رکھا گیا ہے کہ جس سے اس کی نقیض ثابت ہو سکے؟۔ اولاً ہم جناب قاضی صاحب مرحوم کی عبارت کی کچھ تفصیل اور نکات ظاہر کرتے ہیں، بعدۂ ہم بطور نمونہ چند وہ عبارتیں بھی نقل کریں گے جوسراپا تقیہ وتوریہ سے بھری ہیں۔

قاضی صاحب کی تحریر سے چند امور ظاہر ہو گئے۔ اولاً یہ کہ مجرد خلافت وسلطنت اسلام کی باعث اعتقاد عقیدۂ افضلیت کے نہیں بلکہ افضلیت واکرمیت عنداللہ آپ کے مراتب دینی میں عنداللہ و عندالرسول قبل خلافت سے بھی مسلمات اہل اسلام سے تھیں، لہٰذا خلیفہ بھی آپ ہی کیے گئے۔

ثانیاً جس طرح منکر حقیت خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مخالف اجماع ہے، اُسی طرح منکر افضلیت بھی۔

ثالثاً روایات واقوال مؤرخین جو بعض صحابہ یا تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت بے سند لکھ دیتے ہیں کہ ''یہ مسئلہ اختلافیہ ہے جس کے خلاف اعتقاد کرنے میں کچھ قباحت نہیں''، اِس قسم کے اقوال بے سند باطل محض ہیں، ورنہ اکابر محققین وائمہ دین کبھی دعویٰ اجماع کا نہ فرماتے۔

رابعاً عقیدۂ افضلیت علی الترتیب کو جو بعض احمق تاویل کر کے بمعنی حقیت خلافت یا افضلیت فی امر السلطنت ٹھہراتے ہیں یہ اُن کی محض سفاہت ہے کہ حقیت خلافت کا عقیدہ اور ہے اور افضلیت کا عقیدہ اور ہے۔ اہل سنت کے نزدیک دونوں کی ترتیب ایک سی ہے اور مفضلہ کے نزدیک خلافت علی الترتیب حق ہے، مگر افضلیت علی الترتیب نہیں ہے۔

خامساً بعض نافہم جو عقیدۂ افضلیت جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر مذہب اولیائے کرام کا بتاتے ہیں وہ لوگ در پردۂ دوستی دشمنی اولیائے کرام کر کے اُن کو مخالف اجماع اور گمراہ ٹھہراتے ہیں۔ع

دوستی ابلہاں خود دشمنی است

حالاں کہ خود اکابر اولیاء اللہ نے بھی کتب مشہورہ میں افضل الاولیا اور امام اہل طریقت ہونا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تسلیم فرمایا ہے اور مفضلین جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ کو جناب شیخین رضی اللہ عنہما پر رافضی ٹھہرایا ہے پس جو شخص منکر افضلیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہو خواہ اُن کو جناب مرتضوی رضی اللہ عنہ سے کم درجہ بتائے یا اُن کو فضل میں برابر سمجھے قول اُس کا غلط و مردود ہے۔

اب ہم اپنے اُس وعدے کا ایفا کرتے ہیں اور وہ عبارتیں نقل کرتے ہیں جس سے حال تو ریہ بخوبی عیاں ہو جائے۔ بعض حضرات اِسی محضر میں لکھتے ہیں :

اگر چہ رسالہ اُن کا خود نہیں دیکھا، لیکن تقریر اُئیں نے میاں صاحب سے مفصل سنا ہے۔

یہ اِس واسطے کہ اب گنجائش پیدا ہو کہ میاں صاحب نے وقت تقریر ہمارے موافق فرمایا تھا۔ بعض کہتے ہیں:

ہمارا عقیدہ موافق عقیدہ جناب قدوۃ السالکین حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہ کے ہے اور عقیدہ جناب میاں صاحب قبلہ کا موافق اُن کے اور خاندان کے ہے۔

اور لکھتے ہیں کہ "ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم"۔ اِس مصرعے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسائل دینیہ قصہ سکندر و دارا ہیں اور مافی الضمیر کا پورا اظہار ہو گیا۔ اب ناظرین نکتہ بیں بہ نظر انصاف ملاحظہ کریں کہ ان عبارات منقولہ سے ہمارے دعوے کا اثبات ہو گیا یا نہیں؟۔ اللّٰھم أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ آمین۔

جواب سوال ہذا میں بعض صاحبزادوں یا خلفا نے جو کچھ تحریر کیا ہے تحریر سکنائے بدایوں سے علیحدہ درج ہے۔

صاحبزادہ حضرت سید امیر حیدر قادری برکاتی

نواسۂ حضرت ستھرے میاں، خلیفۂ خاتم الاکابر

عقائد میاں صاحب کے سب مطابق عقائد حضور پرنور جدی ومولائی پیر ومرشد برحق سید شاہ آل برکات عرف ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ الشریف اور موافق عقائد حضور ماموں صاحب قبلہ و کعبہ سید شاہ آل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ جو شخص میاں صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کے عقائد کو مخالف ہم لوگوں کے یا اُن کے اسلاف کرام کے جانتا یا کہتا ہے مفتری ہے۔

العبد

فقیر سید امیر حیدر عرف گورے میاں خادم برکاتی

☆

صاحبزادہ حضرت سید ابن حسن قادری برکاتی

ابن حضرت سید امیر حیدر، مرید خاتم الاکابر، خلیفۂ سرکار نور

رسائل حضور جناب میاں صاحب قبلہ و کعبہ مدظلہم العالی کے مَیں نے دیکھے، جو عقائد اُن میں درج ہیں یہی میرے سب بزرگانِ خاندان کے ہیں۔ خصوصاً میرے حضور پُرنور قبلتی و کعبتی حضور سیدنا ومولانا ومرشدنا سید شاہ آل رسول صاحب احمدی قدس اللہ سرہٗ الشریف کے یہی عقیدے تھے۔ جو کوئی حضور میاں صاحب قبلہ و کعبہ پر تہمت تقیہ ونفاق کی لگاتا ہے وہ بدمذہب وکاذب ومفتری ہے۔

حررہ

فقیر سید ابن حسن قادری برکاتی آل رسولی

ابن سید شاہ امیر حیدر عرف گورے میاں صاحب قبلہ

دام ظلہم العالی خلیفۃ حضور پرنور مرشدی رحمۃ اللہ علیہ

☆

صاحبزادہ حضرت سید ابن حسین قادری برکاتی

ابن حضرت سید امیر حیدر مارہروی و مرید حضور خاتم الاکابر

جناب بھائی صاحب قبلہ و کعبہ سید شاہ ابوالحسین صاحب کے عقائد سب مطابق عقائد مرشد برحق حضور پرنور سیدی و مولائی حضرت سید شاہ آل رسول صاحب احمدی قدس اللہ سرہٗ الشریف کے ہیں۔ جو کوئی جناب میاں صاحب قبلہ و کعبہ کی نسبت تہمت تقیہ و نفاق کی لگاتا ہے وہ شخص بدمذہب و مفتری ہے اور حضور میاں صاحب قبلہ کا عقیدہ موافق اُن کے اسلاف کرام کے ہے۔

الراقم فقیر سید ابن حسین معروف بہ سید فضل حسین

قادری برکاتی آل رسولی مارہروی

☆

صاحبزادہ حضرت سید شاہ ظہور حیدر قادری برکاتی
نواسہ و مرید حضور خاتم الاکابر، خلیفۂ سرکار نور

جو عقیدہ کہ جناب برادر صاحب قبلہ سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری عرف میاں صاحب سجادہ نشین و متولی کا ہے یہی عقیدہ میرے بزرگان خاندان اور نیز حضرت جناب نانا صاحب قبلہ سید شاہ آل رسول صاحب پیر و مرشد برحق قدس سرہٗ کا تھا۔ وہی عقیدہ فقیر کا مسئلہ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما میں اور دیگر عقائد میں ہے۔

راقم فقیر سید ظہور حیدر

مرید و نواسہ حضور پُرنور سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ

☆

حافظ شاہ محمد عمر دہلوی

رسالہ العسل المصفی و رسالہ ُسوال و جواب ٗ و رسالہ ُدلیل الیقین ٗ مؤلفہ حضرت مخدومی مطاعی، ذوالمناقب جناب سید شاہ ابوالحسین صاحب عرف جناب میاں صاحب قبلہ مارہروی ادامہ اللہ سرہٗ علی رؤس المستفیضین بالافاضۃ کا موافق قول جمہور علمائے کرام و مطابق عقائد صوفیہ صافیہ قدس اللہ اسرارہم و

مماثل عقائد خاندان برکاتیہ مارہرویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہے اور یہی عقیدہ احقر کے آباواجداد اور راقم ننگ خاندان کا ہے۔

کتبہ احقر محمد عمر عفی عنہ

☆

بعد تکمیل محضر ہذا نقل تحریر کرامت تاثیر خدام حضور پر نور مرشدی ومولائی دامت برکاتہم علی رؤوس المسترشدین جو بتاریخ سوم ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ [۱۸۸۶ء] مقام بڑودہ ملک گجرات سے تخاطب عام مریدین دودمان عالیشان صادر ہوئی درج رسالہ ہذا کر کے مشتہر کی جاتی ہے:

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد

فقیر حقیر سید ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قادری برکاتی بخدمت کافۂ انام اہل اسلام خصوص مریدان خاندان ومریدان ذات خاص یہ خطاب کرتا ہے کہ عقیدہ اِس فقیر کا اور اسلاف کا اور اساتذۂ فقیر کا وہی ہے کہ جس کو فقیر بے سروپا العسل المصفی اورُ دلیل الیقین، میں ظاہر کر چکا اب جو صاحب کہ خلاف اِس کے ہوں اُن سے فقیر بری ہے اور وہ فقیر سے بری ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

تحریر ۳؍ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ مقام گجرات بڑودہ

علامت مہر (ابوالحسین احمد نوری)

المشتہر عبدہ غلام شبر حنفی قادری

☆☆☆